

مدون ومرتب

فهرست مضامین

11	ذ کر خفی	03	حمرونعت
12	سلسله نقشبندبير	04	تصوف ہے کیا؟
12	طريقه كى خصوصيات	05	صوفی کون ہے؟
13	اصول نقشبنديه	06	شيخ كامل
14	اسباق ومعمولات نقشبندبيه	06	ضر ورت پیر و مرشد
14	فرائض ونوافل	06	علامات پیر کامل
14	اتباع سنت صَلَّىٰ لَيْهُمُ	07	بيعت توبه
14	لطائف عشره	07	صحبت شيخ
19	مراقبات	07	آداب ش ^خ
29	تلاوت كلام پاك	10	ہمارے شیخ کا مل
34	ختم مجد دبيه	10	تبليغ وتعليم
35	ختم خواجگان	10	بيعت السالكين
38	شجره پاک	11	رابطه شيخ

بنام الله جل جلاله

خودی ہے تیخ، فسال لا اله الله الله صنم کدہ ہے جہاں، لا الله

خو دی کا سر نہاں لا اله ٰ الا اللہ بیہ دور اپنے براہیم کی تلاش میں ہے

بنام محمد الله

کُل کی نعمت کُل کی برکت، وجہ آپ ہیں تو کُل کی طاقت کُل راحت، وجہ آپ ہیں کُل کی خلقت کُل کی جلوت، وجہ آپ ہیں سب کچھ بنایامیرے ربنے اور دیدی حکومت آپ کو

بنام مرشدكريم مد ظله العالى

نفی اثبات دا پانی ملیا ہر رگے ہر جائی ھو جیوے مرشد کامل باہو جیں اے بوٹی لائی ھو الف الله چنبے دی بوٹی مر شد من میرے وچ لائی ھو اندر بوٹی مشک مچایاتے جان پھلن تے آئی ھو

تصوف ھے کیا؟

تزكيه واحسان ياتصوف وسلوك وطريقت وفقر ودرويثي جسے فقہ باطن ياعلم الباطن تھی کہاجا تاہے ايک ہی چيز ھيں۔

تصوف کی ابتداء انما الاعمال بالنیات (اعمال کادارومدار نیت پر)ہے اور اس کی انتہاءان تعبد اللہ کان تراہ (خدا کی عبادت ایسے کرو گویاتم اللہ کود مکھ رہے ہو)

تصوف سر اسر ادب، حسن اخلاق، عبادت، خشوع و خضوع، سادگی، جهاد بالنفس، تو کل، استغناء، ذکر و فکر، لقاءِرب کی آرزو، ریاضت، مر اقبه، طاعت شعاری، عشق و محبت ِ الهی اور رغبت الی الله کی بنیاد پر قائم ہو تاہے۔ اسی لیے صوفی دنیا (یعنی عورت، دولت، زمین، باغات، مکانات اور تجارت) کی محبت کو اپنے دل سے بالکلیہ خارج کر دیتا ہے اور الله تعالی کی ذاتِ اقد س کو اپنا محبوب بنالیتا ہے۔ تصوف کی ساری کتابوں کا حاصل میہ ہے کہ

تصوف، شریعت کے خلاف عمل کرنے کا نہیں، شریعت کے مطابق عمل کرنے کا نام ہے۔
تصوف، ارکان اسلام (یعنی نماز، روزہ، جی، زکوۃ) کو پابندی سے ادا کرنے اور بجالانے کا نام ہے۔
تصوف، دن رات اللہ تعالیٰ کی عبادت و بندگی کرنے اور اس کی بارگاہ میں تو بہ واستغفار کرنے کا نام ہے۔
تصوف، مریدین سے مال ومتاع لینے کا نہیں بلکہ حاجت مندوں کو دینے کا نام ہے۔
تصوف! بندوں سے خدمات لینے کا نہیں مخلوق خدا کی خدمت کرنے کا نام ہے۔
تصوف! بال ودولت جمح کرنے کا نہیں بلکہ مال ومتاع ہمہ وقت اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کا نام ہے۔
تصوف! وک کو دین و فذہب سے متنفر اور دور کرنے کا نہیں بلکہ اپنے عمل و کر دار سے لوگوں کو دین و فذہب سے قریب اور مانوس کرنے کا نام ہے۔
تصوف! شریعت سے جدا نہیں بلکہ عین شریعت ہے اور اسلامی تعلیمات کے مطابق زندگی گزار ناہی تصوف و طریقت ہے۔

تصوف کے چار بڑے سلسلے نقشبندیہ، قادریہ، چشتیہ اور سہر وردیہ ہیں. سلسلہ نقشبندیہ کے سرخیل حضرت شیخ بہاؤالدین نقشبندی (رحمۃ اللہ علیہ), سلسلہ قادریہ کے سرخیل حضرت شیخ عبد القادر جیلانی (رحمۃ اللہ علیہ) ہیں اور سلسلہ سہر وردیہ کے حضرت شیخ شہاب اللہ بین سپر وردی (رحمۃ اللہ علیہ) ہیں۔ الدین سپر وردی (رحمۃ اللہ علیہ) ہیں۔

صوفی کون ھے؟

تصوف وسلوک کو عملی طور پر اختیار کرنے والے کانام صوفی وسالک یا فقیر و درویش رکھا گیاہے۔صوفیاھی دراصل اولیااللہ ھیں اور اللہ کی بارگاہ میں مقبول و معروف اور بڑے درجات رکھتے ھیں۔ اور اللہ والوں کی پیجان ہیہے کہ

جب كوئى أخصي د كيه ليتاب تواخصي الله يادآ جاتاب

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں اولیاءاللہ کی پیچان اس طرح بیان فرمائی کہ اللہ کاولی،اصلی دوست وہ ہو تاہے جو صاحب ایمان ہونے کے ساتھ ساتھ متقی و پر ہیز گار بھی ہو۔ قرآن پاک میں اولیاءاللہ کے دکامات و تعلیمات کا پابند ہو۔اللہ اور اس کے رسول منگاٹیڈیڈ کا اطاعت گزار و فرمانبر دار ہواور اللہ کے دلیوہ ہوتے ہیں جو ساری ساری رات اللہ کی عبادت و بندگی اور تو بدواستغفار میں گزار دیتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جتنے بھی اولیائے کا ملین اور مشائح کرام گزرے ہیں اور جو حیات ہیں ان کے مزارات، آستانوں، خانقا ہوں اور رہائش گا ہوں کے ساتھ مساجد ضرور ہیں جو اس حقیقت اسلام کو واضح کر رہی ہیں اور اس بات کا ثبوت اور دلیل ہیں کہ اللہ کے ولی اور دوست ہر حال میں صوم وصلوۃ کی نہ صرف پابندی کرتے ہیں بلکہ ان کے شب وروز مسجد اور مدر سہ میں بسر ہوتے ہیں۔

اولیاءاللہ کامقام اور شان ہے ہے کہ وہ نہ صرف عاجزی اور انکساری کے پیکر ہوتے ہیں بلکہ جب ان سے کوئی جاہل ناروا گفتگو کرتا ہے یانا شائستہ طرز عمل اختیار کرتا ہے تو بھی بیر حمٰن کے بندے ان سے حسن اخلاق اور خندہ پیشانی سے پیش آتے ہیں اوروہ راتوں کو اللہ تعالیٰ کی خوب عبادت و بندگی کرتے ہیں۔

> صوفی وہ ہے جو ہر وقت اس کا ہو کر رہتا ہے جس کا وہ بندہ ہے۔ صوفی وہ ہے جو ظاہر میں خلق کے ساتھ اور باطن میں حق کے ساتھ ہو تاہے۔ صوفی کا قلب باطنی بیار یوں سے صاف ہو تاہے۔ صوفی وہ ہے جو ہر چیز سے زیادہ اللہ کی رضا کو ترجیح دیتا ہے۔ صوفی مخلوق سے آزاد اور خداسے مر بوط ہو تاہے۔ صوفی وہ ہے جو اپنے وجو دسے فانی ہو کر حق کے ساتھ باقی ہو گیا ہو۔

صوفی وہ ہے جس کو جانوروں کی آواز میں، ہر ایک سوزوساز میں، چڑیوں کی چہک میں، پھولوں کی مہک میں، سبزے کی لہک میں، جو اہر ات کی د مک میں، سورج کی روشنی میں، ساءوسمک کی بلندی میں، در ختوں کے رنگ میں، شیشہ وسنگ میں، آ ہنگ ورباب و چنگ میں، پتھر کی سختی میں، خوشحالی اور تنگ دستی میں، زمین کی وسعت ونرمی میں، آگ کی گرمی میں، دریا کی روانی میں، آسانی ستاروں کی چیک میں، پہاڑ کے اُبھار وبلندی میں، بیابان ومرغز ارمیں، خزاں وبہار میں ایک نادیدہ وعظیم ہستی (الله جل شانه) کا جلوہ نظر آئے۔

شيخ كامل

کامل شیخ، پیرومر شدوہ ہے جو مرید کواللہ کی عطااور بوسیلہ محمر سُمُلُاللَّیُمُ وہ چیز دیتا ھے جو وہ خو د کبھی بھی حاصل نھیں کر سکتااور اپنی ایک ہی نظر سے مرید کے اندر ذکر قلب جاری کر دیتا ھے اور بھی بھی اسکے ساتھ لگتاہے پھر ساری دنیااسکو بھی اللہ والا، درویش، صوفی، سائیں جی، حضرت صاحب کہنا شروع کر دیتی ہے۔ ذکر خفی و قلبی کی دولت صرف شیخ کامل ہی عطاکر سکتا ہے۔ اللہ کریم فرما تا ہے

اے ایمان والو اللہ سے ڈرواور اس تک چینچنے کیلیے وسیلہ تلاش کرو

ضرورتِ مرشدِ کامل

شخ بایزید بسطامی علیه الرحمه کا قول ہے

جس کا کوئی مرشدنه ہواس کامرشد شیطان ہوتاہے

مر شد کامل جوعالم ربانی ہی ہوتا ہے ، کی صحبت اور تربیت کیوں ضروری ہے اس موضوع پر حضرت امام ربانی مجد "دومنوّر الف ثانی قد س سرہ اپنے مکتوب ۱۶ دفتر اول حصہ سوم میں فرماتے ہیں۔ (اے محترم!انسانی زندگی کامقصد اعلی بارگاہ قد س میں ہی پنچنا ہے ، لیکن چو نکہ مرید شروع میں بہت سے تعلقات سے وابستہ ہونے کی وجہ سے انتہائی میلے بن اور پستی میں ہوتا ہے ، جبکہ ذات باری تعالی انتہائی پاکیزہ اور بہت بلند ہے۔ اس لیے فائدہ پہنچانے اور فائدہ حاصل کرنے کے لیے طالب اور مطلوب کے در میان جو مناسبت چاہیے وہ موجود نہیں ، لہٰذ ااسکے راستہ سے باخبر اور راستہ کو صحیح دیکھنے والے پیر کامل کے سواکوئی چارہ نہیں جو در میان میں واسطہ ہو اور اللہ تعالیٰ سے قرب اور عام انسانوں سے رابطہ رکھتا ہوتا کہ وہ مطلوب کے ساتھ طالب کے وصول کا ذریعہ ہے)۔

علامات مرشد کامل

کامل شیخ، پیرومر شدسب سے پہلے تواہل سنۃ والجماعۃ کے پختہ عقا کدر کھتا ہے۔ اسکا سلسلہ محمد عَلَّا اللّٰیَّا ہُم سے متصل ہواور وہ شریعت محمدی عَلَیْلِیْا کا پابندو پیکر، پابند صوم وصلاۃ، متقی و پر ہیزگار ہوتا ہے۔ اسکے پاس بیٹھنے سے فیض ملتا ہے۔ اس کی صحبت میں بیہ تا ثیر ہو کہ جواس کی ہم نشینی اختیار کرے اس کا دل د نیا اور د نیا داروں سے لا تعلق ہوجائے اور اسکے ہم نشینوں کے دلوں سے غفلت دور ہوجائے، وہ بزرگ اپنے آپ کو جمیع مخلوقات سے کم تربلکہ بدتر جانتا ہو۔ اپنی تعریف خود نہ کرے اور وہ اخلاق محمدہ اور اوصاف پہندیدہ مثلاً تواضع، حلم ، بر داشت و بر دباری، مروت و سخاوت اور خندہ بیشانی، خوش خلقی، سچائی، عجز وانکساری، سے موصوف ہو۔ دل آزاری سے حتی الوسعۃ دور رہتا ہو۔ حرام مشتبہ اور مکر وہ سے پر ہیز کرتا ہو۔ غرضیکہ وہ تمام الجھے اعمال سے آراستہ ہواور تمام امور میں نبی کریم صلّی اللّٰد علیہ و سلم کے اخلاق

سے آراستہ ہو۔ پھر ایسے شخص کی صحبت نعمۃ عظمیٰ ہے اور بہت بڑی دولت۔ کوئی ایسا ملے تواس کے حلقہ ارادت میں شامل ہونے میں دیر نہیں کرنی چاہیے۔ بے شرع وبے نمازی صرف شیطان کا بھائی ہو تاہے۔ چاہے وہ ہوامیں ہی اڑ کر اور یانی پر چل کر ہی کیوں نہ د کھادے۔

بيعت توبه

بیعت کے لغوی معنیٰ حوالے کرنا، سپر دکرنا، فروخت کرنا ہے۔ تصوف میں مرید کااپنے شیخ کامل کے ہاتھ پر اپنے نفس کو سپر دکر نے اور فروخت کرنے کانام بیعت ہے۔ یعنی اپنے تمام ترارادوں واختیارات اور خواہشات نفسانی کو ختم کر کے خود کو شیخ کامل کے حوالے کر دے اور راہ سلوک میں اس کی رضاو منشا کے خلاف کوئی بھی قدم نہ اٹھائے۔ اور اگر اس کے بعض احکام مرید کو صبحے معلوم نہ ہوں تواس کو اپنے عقل کا قصور سمجھے اور ان افعال وا قوال کو افعال خضر علیہ السلام کے مثل سمجھے۔ گویا کہ اپنے شیخ کے ہاتھوں میں مر دہ بدست زندہ بن کر رہے۔ اس کو ہی بیعت تو بہ وسالکین کہا جاتا ہے اور یہی مقصود مشائخ مرشدین ہے اور یہی وہ راستہ ہے جو خدائے عزوجل تک آسانی سے رسائی حاصل کر وا تا ہے۔ یہی بیعت آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کر ام رضوان اللہ اجمعین سے لی۔

صحبت شيخ

جب بیرواضح ہوا کہ روح کی پاکیزگی وطہارت اور باطن کی ترقی اور خدائے عزوجل کے قرب کوحاصل کرنے کے لیے بیعت شیخ وصحبت شیخ ایک اہم ذریعہ ہے۔ کیونکہ انکی صحبت دلوں کوزندہ کرتی ہے۔

یک زمانہ صحبت بااولیا۔ بہتر از صد سالہ طاعت بے ریا اللّٰہ کے ولی کی صحبت کے چند کمھے سوسال کی بے ریاعبادت سے بھی بہتر ہے

سالک پیرکی صحبت میں حاضر ہو یاغائب، اپنے روح و قلب کو پیرکی طرف ہی متوجہ رکھے۔ کیونکہ پیراپنی توجہ سے سالک کو فیض پہنچا تاہے۔ اگر مرید رابطہ و تصور شخ کی مد دسے پیرکی طرف متوجہ نہ ہو گاتواس کے جھے کافیض کسی دوسرے مشاق و متوجہ مرید کو حاصل ہو جائے گا کیونکہ مرید کی باطنی بے توجہی شخ کا مل کواس کی طرف سے بے رغبت کر دیتی ہے اور شخ کا مل مشاق و متوجہ شخص کو اپنی توجہات سے نواز دیتا ہے۔ اس لیے صحبت میں بے توجہی سے بیٹھنا اپنے آپ کو محروم کر دینا ہے۔ مرید بس ہر دم اپنے شخ کی بارگاہ میں حاضری کیلیے بے چین رہے۔

امام ربانی مجد دومنورالف ثانی رحمتہ اللہ علیہ صحبت مرشد سے استفادہ حاصل کرنے کے بارے میں حکیم عبدالوہاب کو لکھتے ہیں کہ اولیاء کے پاس خالی ہو کر آناچاہیے تاکہ بھرے ہوئے واپس جائیں، اور اپنی مفلسی کو ظاہر کرناچاہیے تاکہ ان کو شفقت آئے اور مرید کے لیے فائدہ حاصل کرنے کاراستہ کھل جائے۔ سیر آنااور سیر چلے جانا کچھ مز انہیں دیتا، کیونکہ پر شکمی کا کچل بیاری کے سوااور کچھ بھی نہیں۔استغناء وبے پرواہی سے سوائے سرکشی کے اور کچھ بھی حاصل نہیں ہوتا۔

آداب شيخ

حضرت مجد دالف ثانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اے عزیز قوجان کہ طالب کو چاہیے کہ اپنے دل کے چبرے کو تمام اطراف سے موڑ کر اپنے ہیر کی طرف متوجہ کرئے اور اپنے شخ کی موجود گی ہیں اُس کی اجازت کے بغیر نوافل اور اذکار ہیں مشغول نہ ہو اور اُس کے غیر کی طرف توجہ نہ کرئے اور اپنے آپ کو اُس کی طرف متوجہ کرکے بیٹے یہاں تک کہ اُس کے حکم کے بغیر ذکر میں بھی مشغول نہ ہو اور فرض اور سنت نماز کے علاوہ کوئی نماز اُس کی مجلس میں ادانہ کرئے۔ موجودہ بادشاہ کے متعلق منقول ہے کہ اس کا ایک وزیر اس کے سامنے کھڑ اتھا اتفا قاوزیر کی توجہ اپنے کپڑوں کی طرف ہو گئی اور اُس نے اپنے کپڑے کے کسی بند کو اپنے ہاتھ سے درست کیا اس دوران بادشاہ کی نظر اُس پر پڑی، دیکھا کہ وزیر اس کی طرف متوجہ نہیں تو ڈانٹ کر کہا کہ میں اس بات کوبر داشت نہیں کر سکتا کہ تو میر اوزیر ہو کر میر بے سامنے اپنے کپڑے کے بند کی طرف توجہ کرے نے کہ جب کمینی دنیا کے وسائل کے لیے باریک آداب در کار ہیں توجو (مرشد) خداتک چہنچنے کا وسیلہ ہیں سامنے اپنی خدات کوبر پڑتا ہو اور بیر کی مائے پر پڑتا ہو اور بیر گل طرف موجہ نہ کو اس کے استعال میں نہ لائے اور اس کے صاحفے اور نہ کی طرف بھی متوجہ نہ ہو اور اس کے وضو خانہ میں وضو نہ کرے اور اس کے فاص بر تنوں کو اپنے استعال میں نہ لائے اور اس کے صاحفے اور نہ کھانا کی خاص بر تنوں کو اپنے استعال میں نہ لائے اور اس کے وضو خانہ میں وضو نہ کرے اور اس کے فاص بر تنوں کو اپنے استعال میں نہ لائے اور اس کے سامنے پائی نہ پڑا اور نہ کی کہ کی کی طرف بھی متوجہ نہ ہو اور بیر ومر شد کی عدم موجود گی میں اس طرف یاؤں نہ کرے۔

تصوف سراسرادب کانام ہے

سلسلہ نقشبند یہ مجد دیہ کے بارے میں حضرت مجد دالف ثانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ تصوف سراسرا دب توہے ہی مگر ہماراسلسلہ محبت کا ہے۔ حضور غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مرید پر واجب ہے کہ ظاہر میں شیخ کی مخالفت نہ کرے اور باطن میں اس پر اعتراض نہ کرے کیو نکہ گناہ کرنے والا ظاہر میں ادب کا تارک ہوتا ہے اور دل سے اعتراض کرنے والا اپنی ہلاکت کے پیچھے پڑتا ہے بلکہ مرید کو چاہئے کہ شیخ کی حمایت میں ہمیشہ کے لئے نفس کا دشمن بن جائے۔ شیخ کی ظاہر کی اور باطنی طور پر مخالفت سے اپنے آپ کورو کے اور نفس کو جھڑک دے۔ اگر شیخ ہے کوئی الی بات ظاہر ہو جو شریعت میں ناپ ندہے تو اس سے نفرت نہ پیدا ہو۔ اگر اس میں کوئی عیب دیکھے تو پر دہ ہو شی کرے اور انسی نفس کو تہمت لگائے۔ اور شیخ کے لئے کوئی شرعی تاویل کرے اگر شرعی طور پر کوئی عذر نہ دیکھ سکتا ہو تو اس کے بخشش طلب کرے اور توفیق ، علم بیداری ، حفاظت ، حمیت و غیرت کی دعامائے لیکن مرشد کو معصوم نہ سمجھے (انسانوں میں صرف انبیا کر ام علیہم السلام معصوم بیں) اس بات کی کسی دو سرے کو اطلاع نہ دے۔ اور جب دو سرے دن یا کسی دو سرے وقت واپس آئے تو اس عقیدے کے ساتھ واپس آئے کہ وہ عیب اب زاکل ہوچوکا ہوگا۔

اگر مبتدی سالک اپنے شیخ کو غضب ناک پائے ،اس کے چہرے پر ناگواری کے اثرات دیکھے یا کسی قشم کا اعراض محسوس کرے تواس سے تعلق ختم نہ کرے بلکہ اپنے باطن کی کھوج لگائے۔ شیخ کے حق میں جو بے ادبی یا کو تاہی ہوئی اگر اس کا تعلق امر خداواندی کو بجانہ لانے اور منہیات شرع کے ارتکاب سے ہے تواپنے رب عزوجل سے بخشش مانے ، توبہ کرے اور دوبارہ جرم نہ کرنے کا پختہ ارادہ کرے پھر شیخ کے ہاں عذر پیش کرے مستقبل میں مخالفت کرکے اس کی محبت اختیار کرے ہمیشہ ساتھ رہے اور اس کی موافقت کرے اور اسے اپنے اور اللہ تعالی کے در میان وسیلہ اور واسطہ بنائے۔

شیخ کے پاس جانے سے پہلے انگی اجازت لیناضر وری ہے۔ وضو و مسواک کر کے ، صاف کپڑ ہے پہن کر ، اور حسب تو فیق تحفہ ساتھ لے کر جائے۔ کسی کو ساتھ لیجانا ہے تو پہلے اسکی بھی اجازت حاصل کر ہے۔ صرف اللہ اور اسکے رسول مُثَاثِیْمِ کی قربت اور محبت کے حصول کی پاکیزہ نیت لیکر حاضر ہو۔ دنیا کی ہر حاجت کو دل و دماغ سے نکال کر آئے تاکہ اسکو جلد قرب الہی مل جائے اور اللہ کریم اسکو جلد اپنے ذاکرین بندوں میں شامل کرلے اور ذکر کی برکت سے اللہ اسکی وہ حاجتیں بھی پوری کر دے جنکا ابھی اسے فہم اور ادراک اور سمجھ بھی نہ ہو۔

جب حلقہ کے قریب پہنچے، سب حاضرین کو سلام کرے، پھر پیر کو بالخصوص سلام کرے۔لیکن اگر وہ توجہ و تقریر وغیر ہیں مشغول ہوں تواس وقت سلام نہ کرے۔ادب کے ساتھ پیش آئے اور نگاہِ حرمت و تعظیم سے اس پر نظر کرے۔جو بتلادے اس کو خوب توجہ سے سنے،اس کو خوب یا در کھے۔جو بات سمجھ میں نہ آئے اپنا قصور شمجھے۔مرشد جتنا سوال پوچیس دھیمی آواز سے صرف اتناجواب دے۔فضول گوئی مت کرے، خاموش رہے بغیر اجازت کلام مت کرے۔جو پکھ مرشد کے یاکرے اس پر اعتراض نہ کرے۔اگر کوئی بات سمجھ نہ آوے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت خضر علیہ السلام کا قصہ یاد کرے۔

پیر کے روبر وبہت نہ بنسے نہ بہت باتیں کرے۔ ادھر ادھر نہ دیکھے نہ کسی اور کی طرف متوجہ ہو، بالکل پیر کی طرف متوجہ رہے۔ مرشد کے آرام کا خیال رکھتے ہوئے ملاقات کا دورانیہ کم سے کم رکھے اور جلد رخصت کی اجازت طلب کرے۔ اجازت ملے توجایے ورنہ حدیث مبار کہ کے مطابق جنت کے باغوں کی مزید سیر کرے کیونکہ ذاکرین کی محفل کو جنت کا باغ کہا گیا۔

اگر کوئی پیر کوبرا کیے حتی الوسے اس کا دفعیہ کرے، ورنہ وہاں سے اٹھ کھڑا ہو۔ حاضر وغائب میں اس کے حقوق کاخیال رکھے۔ ہر طرح مر شد کا مطبع ہوا ور جان وہال و وقت سے اس کی خدمت کرے کیو نکہ بغیر محبت پیر کے پچھ نہیں ہو تا اور محبت کی پہچان یہی ہے کہ مر شد جو کیے اس کو فوراً بجالائے اور بغیر اجازت اس کے خاص فعل کی اقتداء نہ کرے۔ کیونکہ بعض او قات وہ اپنے حال اور مقام کے مناسب ایک کام کرتا ہے کہ مرید کے لئے اس کو کرناز ہر قاتل ہے۔ یہ اعتقاد کرلے کہ میر المطلب اسی مرشد سے حاصل ہو گا اور اگر دو سری طرف توجہ کرے گاتو مرشد کے فیض وبر کات سے محروم رہے گا۔ تحفہ تحائف خطو کتابت سے پیر کا دل خوش کرتا مرشد کے میں مرشد سے حاصل ہو گا اور اگر دو سری طرف توجہ کرے گاتو مرشد کے فیض وبر کات سے محروم رہے گا۔ تحفہ تحائف خطو کتابت سے پیر کا دل خوش کرتا ہو۔ مرجہ جو درود وظیفہ مرشد تعلیم کرے اس کو پڑھے باتی تمام وظیفہ حجو ڈ دے، خواہ اس نے اپنی طرف سے انہیں پڑھنا شروع کیا ہویا کسی دو سرے نبایا ہو۔ مرشد کی موجو دگی میں ہمہ تن اس کی طرف متوجہ رہنا چاہئے۔

جس جگہ مر شد بیٹھتاہو،اس طرف پاول نہ کرے اگر چہ سامنے نہ ہو۔ اپنے مر شدسے کرامت کی خواہش نہ کرے۔ اگر کوئی شبہ دل میں گزرے فوراً عرض کرے اور اگر وہ شبہ حل نہ ہو تواپنے فہم کا قصور سمجھے اور اگر مر شداس کا کچھ جواب نہ دے تو جان لے کہ میں اس کے جواب کے لاکق نہ تھا۔ خواب میں جو کچھ دیکھے وہ مر شدسے عرض کرے اور اگر اس کی تعبیر ذہن میں آئے تواسے بھی عرض کر دے۔ بے ضرورت اور بے اذن مر شدسے علیحدہ نہ ہو۔ مر شدکی آواز پر اپنی آواز بلندنہ کرے اور ابتدر ضرورت مختمر کلام کرے اور نہایت توجہ سے جواب کا منتظر ہے۔ اور مر شدکے کلام کور دنہ کرے۔

مر شد کریم کواپنے گھر پر دعوت دینے سے پہلے وقت کا تعین انگی اجازت اور مرضی سے طے کرے۔وقت مقررہ پرانکے لیے آرام دہ سواری سمیت حاضر ہواور گھر پر انکے استقبال کا ہند وبست کرے۔ دعوت و محفل پر صرف شیخ کی اجازت اور مرضی سے دوسر ول کو بلائے۔ شیخ کی مرضی کے مطابق محفل و نشست کو برخاست کرے اور انکوواپس خانقاہ پر چھوڑ کر آئے اور غلطی و کو تاہی معاف کرنے کی درخواست کرے۔

جو کچھ اس کا حال ہو، بھلا ہویا برااسے مرشد سے عرض کرے کیونکہ مرشد طبیب قلبی ہے اطلاع کے بعد اس کی اصلاح کرے گا۔اس کے پاس پیٹھ کرو ظیفہ میں مشغول نہ ہو۔اگر کچھ پڑھناضروری ہو تواس کی نظر سے پوشیدہ بیٹھ کر پڑھے۔جو کچھ فیضِ باطن اسے پہنچے اسے مرشد کا طفیل سمجھے۔اگر چپہ خواب میں یامراقبہ میں دکھے کہ دو سرے بزرگ سے پہنچا ہے۔

یہ تمام آداب وحقوق شخ کامل کے ہیں جن کی علامات کااوپر ذکر ہواہے۔اللّٰہ کریم ہم سب کوبے شرع،بے نمازی،نام نہاد پیرو فقیر اور مر شدوں، دین کے ڈاکووں سے بچاچو پیری مریدی کے نام پر کاروبار چلارہے ھیں اور طالبوں کولوٹ رہے ھیں اور عام مسلمانوں کی دین کے اس مقدس شعبے سے بیز اری کاسب بن رھے ھیں۔

ہمارے شیخ کامل

سید ناومر شدنا حضرت صوفی الطاف حسین صاحب نقشبندی مجد دی دامت بر کاتهم العالیه المعروف حضرت صاحب لا صور پنجاب کے ایک صاحب طریقت، صاحب معرفت، صاحب اوصاف اور تصوف سے تعلق رکھنے والے، اسلام کی حقیقی تعلیمات کا درس دینے والے، وقت کے عظیم مصلح وروحانی شخصیت ہیں۔

> اے تن میر اچشمال ہووے، تے میں مرشد و کھے نہ رجال ہو اوں اُوں دے منڈھ لکھ لکھ چشمال اک کھولاں اک کجال ہو اتناد ٹھیال مینوں صبر نہ آوے تے میں ہور کدے ول بھجال ہو مرشد دا دیدار ہے باہو تسمینوں لکھ کروڑاں حجال ہو

آپ کی ولادت باسعادت لاھور ہی میں ہوئی اور آپ نے دینی ود نیاوی تعلیم بھی لاھور ہی سے حاصل کی اور باطنی وروحانی علوم کی منازل حضرت خواجہ قطب حق محمد لعل مد خللہ العالی ودامت بر کانہ علینا کے پاس نوشھرہ شریف پشاور میں طے کیں۔مرشد کریم کے حکم پر طالبان حق میں ذکر اسم ذات کا قلبی وخفی ذکر بانٹناشر وع کیا اور اب تک ھزارھا قلوب کو اپنی ایک نظر کریم سے دائمی حیات بخش چکے ھیں۔

تبليغ وتعليم

حضرت صاحب دامت برکا تہم العاليہ کا پیغام بہت سادہ اور تبلیخ و تعلیم بہت مسحور کن ہے کہ ہم سب اپنے اعمال کا اعادہ کرکے اپنی کو تاہیوں اور خامیوں پر نظر رکھیں۔ اپنی ذات ، اپنی طاقت اور اپنی حیثیت سے طلق خدا کو نقصان نہ پہنچائیں۔ خاموشی سے اپنی صلاحیتوں کے ذریعے زیر زمین بہنے والے چشمے کی طرح دوسروں کوسیر اب کرتے رہیں۔ دین و دنیا کی بہتری کیلئے ہر وقت قلبی ذکر کرتے ہوئے اللہ سے اپنی صلاحیتوں کے ذریعے زیر زمین بہنے والے چشمے کی طرح دوسروں کوسیر اب کرتے رہیں۔ دین و دنیا کی بہتری کیلئے ہر وقت قلبی ذکر کرتے ہوئے اللہ سے اپنارابطہ قائم رکھیں اور نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل کرتے ہوئے اپنے رب اور نبی کی رضاحاصل کریں۔ آپکی تعلیمات محبت ، اخوت ، ہمدردی اور مساوات پر مشتمل اور منافقت و منافرت سے مبر اہیں اور ان کی اپنی حلیمیت ، متانت اور جاذب نظر شخصیت کی طرح پر سکون اور مسحور کن ہیں۔ جن سے انسان کے اندر تسلی و تشفی پیدا ہوتی ہے جو اسے یاک و شفاف بنانے میں معاونت کرتی ہے۔

ببعت توببه

اکثر خانقاھوں کے برعکس حضرت صاحب کی خانقاہ پر سالکین طریقت اور ذکر قلبی کے خواھشمند بغیر بیعت کے بھی ذکر قلبی وخفی سے لیکر مر اقبات تک حاصل کر سکتے ھیں سینکڑوں حضرات متوسط اور منتہی کے مقامات پر جاکر بیعت ھوے۔ حضرت صاحب کے پاس کوئی بھی سیاطالب چاھے وہ کسی بھی سلسلے سے تعلق رکھتا ھو

بغیر بیعت ہوئے بھی ذکر خفی حاصل کر سکتا ھے۔حضرت صاحب کامشن ھے کے زیادہ سے زیادہ خلقت میں اللہ کا پیر خاص ذکر بانٹاجا ہے۔

دالطه

سالکین طریقت سوموارسے جمعہ روزانہ عصرسے مغرب تک مرکزی خانقاہ پر حضرت صاحب کی صحبت سے فیضیاب ھوتے ھیں۔ حضرت صاحب سلسلے کی تبلیغ ،اسم ذات کی تقسیم کے لیے جہاں بھی ہوں سالکین طریقت کی رھنمائی کے لیے چاند کی دس یادس تار تخ کے بعد والی اتوار کو ماھانہ محفل گیار ھویں شریف پر مرکزی خانقاہ پر ہی جلوہ افروز ہوتے ھیں۔

ذ کر خفی

ذکر خفی سے مر ادوہ ذکر جو مخفی اور پوشیدہ ہو حضرات نقشبندیہ کے ہال ذکر خفی سب سے افضل ہے اسے ذکر قلب اور دوامی بھی کہاجا تا ہے۔ ذکر اللہ خواہ قابی ہویا زبانی، انفر ادی ہوخواہ اجتماعی، اسکی فضیلت واہمیت مسلم ہے۔ لیکن قر آن و حدیث کے مطالعہ سے پیۃ چاتا ہے کہ ذکرِ قلبی کی فضیلت بدر جہاذکرِ زبانی سے زیادہ ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ کسی بندے پر خصوصی فضل فرمانا چاہے اور اسپنے حضور اسے خوش قسمت بندہ لکھ دے اور اس کو یہ تو فیق دے کہ ہر وقت زبانی ذکر بھی کر تارہے اور اسکا دل بھی اس کے موافق ذکر میں مشغول رہے اور اسے زبانی ذکر سے قلبی ذکر کی طرف ترتی حاصل ہو جائے۔ یہاں تک کہ اگر زبان خاموش ہو چر بھی دل خاموش نہ ہو، اس کو ذکر کشیر کہاجا تا ہے۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری (رض) ہیان کرتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے ساتھ جارہے تھے۔ لوگ بلند آ واز سے اللہ اکبر کہنے گئے تو نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ و سلم) نے فرماا، اے لوگو! اپنے اوپر نرمی کرو، تم کسی بہرے کو پکار رہے ہو نہ نمائی کیا ہو کہا اللہ علیہ وآلہ و سلم) نے فرماا، اے لوگو! اپنے اوپر نرمی کرو، تم کسی بہرے کو پکار رہے ہو نہ نمائی کہر سول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ و سلم) نے فرماا، اے لوگو! اپنے اوپر نرمی کرو، تم کسی بہرے کو پکار رہے ہو نہ نمائی کہر سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ و سلم) نے فرماا، اے لوگو! اپنے اوپر نرمی کرو، تم کسی بہرے کو پکار رہے ہو نہ نمائی کہر صلی اللہ علیہ وآلہ و سلم) نے فرما ایاں، بیہتی و غیرہ نے خرمایا

بہترین ذکر خفی ہے اور بہترین رزق وہ ہے جو انسان کے لئے کافی ہو جائے

حضرت ابوالدرداءرضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تنہیارے اعمال میں سے بہتر عمل کی خبر نہ دوں جو تمہارے لیے رب کے نز دیک زیادہ پاکیزہ ہو، جو تمہارے اعمال میں سب سے بلند مرتبہ ہو، جو تمہارے سونااور چاندی کے خیر ات کرنے سے زیادہ اچھا عمل ہو، جو تمہارے لیے اس عمل سے بھی بہتر ہو کہ تم دشمنوں سے مقابلہ کرکے انہیں قتل کر واور وہ تمہارے گر دنوں پر وار کریں؟ صحابہ نے عرض کیا کہ ہاں یار سول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم۔ آپ صلّی اللہ علیہ وسلم نے فرمایاوہ اللہ تعالیٰ کاذکر ہے۔ حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کی تشر تک کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ اس ذکر سے ذکر قلبی مر اد ہے۔ یہی وہ ذکر ہے جس کا مرتبہ جان ومال خرج کرنے سے بھی زیادہ ہے۔ کیونکہ یہ باطنی عمل ہے اور دل کا عمل ہے جو دو سرے اعصاء کے اعمال سے نفس کے لیے زیادہ سخت ہے۔ بلکہ یہی جہادا کبر ہے۔

ذکر خفی و قلبی کی دولت صرف شیخ کامل ہی بوسیلہ محمد مَثَاثِیَا عظا کر سکتاہے یہ پڑھنے، جاننے، سننے سے نہیں مل سکتا یہ کسی کی عطا اور نگاہ کریم سے سینے میں منتقل ہو جاتاہے اسکے لیے پاکی شرط نہیں اسکاوضواللہ کے نور سے ہو تاہے۔اسکوزوال نہیں اور یہ ہی وہ ذکر ہے جو گہری نیند میں کروٹیں بدلتے بھی جاری رہتاہے۔

سلسله نقشبنديه

اہل السنة والجماعة کے تمام مسالک برحق ہیں۔ قادریہ، چشتہ، سہر وردیہ اور دوسرے طریقے، انکے مشاکح قابل قدرو قابل تعظیم ہیں۔ لیکن صوفیائے کرام کے دوسرے سلاسل طریقت سے طریقہ عالیہ نقشبندیہ کو کئی وجوہ سے فضیلت حاصل ہے۔ سلسلہ نقشبندیہ کے القاب زمانے کے اختلاف سے مختلف رہے سید ناصدیق اکبر سے لے کر حضرت شیخ طیفور ابن عیسی ابویزید بسطامی تک اس طریقے کے کو طریقہ صدیقیہ کہاجاتا تھا شیخ طیفور سے لے کر خواجہ خواجگان شیخ عبدالخالق شیخ عبدالخالق شیخ بہاؤالدین مجمداولی بخاری تک خواجگانیہ کہاجاتا تھا اور آپ سے نقشبندیہ کہاجاتا تھا حضرت خواجہ عبدالخالق سیخیدوانی سے لے کرامام طریقت شیخ بہاؤالدین مجمداولی بخاری تک خواجگانیہ کہ کہاجاتا تھا اور آپ سے نقشبندیہ کہلایا۔ اس سلسلہ کے سالار حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی اوراسکی ابتدامیں ذکر قلبی ہے، جس میں جذب ربانی ہے۔ جبکہ ذکر زبانی میں سلوک ہے۔ جذب اور سلوک دو علیحدہ علیحدہ چیزیں ہیں۔ سلوک میں بندہ ذکر اذکار اور ریاضت و مجاہدہ کے ذریعے خداتک چینچنے کی کوشش کرتا ہے، جبکہ جذب میں جو کہ ذکر قلبی کے ذریعے بیدا ہو تا ہے، خداخود بندہ کو اپنی طرف تھینچ لیتا ہے۔

نقشبند بیر عجب قافله سالار انند که برنداز روپنهال بحرم قافله را از دلِ سالک روجاذبهٔ صحبتشال می بردوسوسته خلوت و فکر چله را حضرات نقشبند عجب قافله کے سالار ہیں که اپنے متعلقین کو پوشیدہ طریقہ سے بارگاہ الٰہی تک یجاتے ہیں۔ انکی صحبت کی کشش سالک کے دل سے خلوت کے خیال اور چلہ کشی کے فکر کو ختم کر دیتی ہے۔

اس سلسلہ میں اتباع رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم پر سب سے زیادہ زور دیاجاتا ہے۔ اس طریقہ کی ترقی و کمال کا تمام تر انجھار اتباع سنت پر ہے اور جہاں پر دوسر بے طریقہ و کی انتہا ہوتی ہے وہاں سے اس طریقہ کی ابتدا ہوتی ہے۔ اس طرح بیہ طریقہ و صول الی اللہ کا قریب ترین راستہ ہے۔ سلسلہ نقشبند بیہ کے اقرب طرق یعنی خدا تعالیٰ کی معرفت حاصل کرنے کا سب سے بزد کی راستہ ہونے کی وجہ یہ بھی ہے کہ اس سلسلہ میں آنحضرت صلّی اللہ علیہ و سلم تک پہنچنے کا و سیلہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں جو کہ انبیاء علیہم السلام کے بعد تمام مخلو قات میں سب سے افضل ہیں۔ ظاہر ہے و سیلہ جس قدر قوی ہوگاراستہ اتنی ہی جلدی اور آسانی سے ہوگا۔

اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ سے لولگانے کی کی ہوگئ ہے،اس لیے صوفیائے نقشبند طالب صادق کو پہلے ذکر قلبی کاطریقہ سکھاتے ہیں اور بجائے ریاضات و مجاہدات شاقہ کے عبادات کا حکم فرماتے ہیں اور تمام حالات میں اعتدال قائم رکھتے ہیں اور ان نقشبندی صوفیائے کر ام کی توجہات دوسروں کی کئی چلہ کش توجہات سے بہتر اور اعلیٰ ہوتی ہیں اور طالبوں کو سنت رسول صلّی اللہ علیہ وسلم کی اتباع اور بدعات سے اجتناب کا حکم فرماتے ہیں اور جہاں تک ممکن ہو تاہے ان کے حق میں رخصت پر عمل تبحویز نہیں فرماتے۔اسی لیے ان بزرگوں نے ذکر خفی کو اپناطریقہ اختیار فرمایا۔

طريقه كي خصوصيات

سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کی بنیادی خصوصیات میں ذکر جنفی، متابعت رسول اور محبت شیخ ہے۔ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ میں بیعت ہونے والے طالبین کا قلب اپنے شیخ کامل کی توجہ سے ذاکر ہوجا تاہے۔ اسم ذات کایہ ذکر ہی طالبین میں محبت شیخ اور سنت ِرسول مَثَّلَ اللّٰہُ عَلَم پر دوام بخشاہے۔ یہ وہی طریقہ ہے کہ جو صحابہ کرام اور نبی کریم مَثَّلَ اللّٰہُ عَلَم کی صحبت مبار کہ کاطریقہ تھا۔

اصول نقشبندبيه

حضرات نقشبندیه نے اپنے طریقه کی بنیاد گیاره اصولوں پر پرر کھی هیں۔ آٹھ کلمات خواجہ خواجگان حضرت عبدالخالق غجر وانی رحمۃ الله علیہ سے ا۔ ہوش در دم، ۲۔ نظر برقدم، سوسفر دروطن، ۲۰ خلوت درانجمن، ۵۔ یاد کر د، ۲۔ بازگشت، ۷۔ گلہداشت، ۸۔ یاداشت تین کلمات حضرت خواجہ بہاؤالدین نقشبندی بخاری رحمۃ الله علیہ سے مروی ہیں۔ ا۔ و قوف زمانی، ۲۔ و قوف قلبی ۲۰ و قوف عددی

ہوش در دم

یہ اصل میں پاس انفاس ہی ہے۔ یہ کہ سالک کاہر سانس حضور و آگاہی یعنی ہر دم ہوش میں ہو۔ تا کہ کوئی سانس غفلت ومعصیت میں نہ گزرے۔ اور ہر وقت سانس کی حفاظت کرے تا کہ رابطہ ٹوٹے نہ یائے اور وابستگی قائم رہے۔

نظربرقدم

یعنی اپنی نگاہ اپنے پاؤں کی طرف رکھنا۔ کیونکہ نیچی نظر رکھناسنت رسول ہے۔اس لئے سالک کوراہ چلتے اد ھر اُدھر نہ دیکھناچاہئے۔ رنگ برنگ اشیاء دیکھنے سے خیالا ت صالحہ منتشر ہوجاتے ہیں۔اور سالک کامطلوب سے ہٹ کر اپنی منزل سے بھٹک جانے کا اندیشہ ہے۔

سفر دروطن

سفر دروطن کے معنی ہیں۔ اپنی اصلاح اور حصول فیض کے لیے اپنے باطن میں اور کاملین تک سفر کرنا۔ اس سے مر ادبیہ ہے۔ کہ انسان اپنے اندران صفات حسنہ کو تلاش کرے صفات بشریہ کو چھوڑ کر ملکیہ حاصل کرے یعنی طلب جاہ، بغض، حسد، کینہ کو دل سے نکال باہر چھینکے اور اپنے دل کو اُن سے بالکل پاک کر دے۔ خواجگان نقشبندر حم اللّٰدا جمعین سفر ظاہری اتناہی کرتے ہیں کہ پیر کامل تک پہنچ سکیں۔

خلوت در الحجمن

غلوت درانجمن کامطلب بیہ ہے۔ کہ دل سے خدا کے ساتھ مشغول رہے۔اور اپنے تمام مشاغل روز مرہ از قسم طعام وقیام ،اکل وشرب، نشست وبر خاست ،معاملات فہم وادراک وغیر ہ پراللہ جل شانہ ' کے ساتھ تعلق کو قائم رکھے۔اس کے لئے طہارت کوئی شرط نہیں ہے بلکہ روز مرہ زندگی میں اللہ تعالی سے اس قدر قربت عین اسلام ہے۔

يادكرو

یاد کر د ذکر اور گیان کے ہم معنی ہے۔ مرادیہ ہے کہ اپنے شیخ سے سیکھے ہوئے ذکر بروقت ادا کرناہے ذکر اس کثرت سے کرے کہ اللہ جل شانہ' کی حضوری حاصل ہو جائے۔امام طریقت حضرت شاہ نقشبندر حمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ذکر سے مقصودیہ ہے۔ کہ ہمیشہ حضرت حق کے ساتھ حاضر رہے۔ ذکر اسم ذات غفلت سے بازر کھتاہے۔

بإزگشت

اس سے مر ادبار بار رجوع کرناہے۔ کہ تھوڑے ذکر کے بعد تین باریا پانچ بار مناجات کی طرف رجوع کرے حضرت شاہ نقشبند قدس سرہ' کی ہیہ دعاتھی، اے اللہ توہی میر امقصود ہے تیری ہی رضامطلوب ہے۔ مجھے اپنی ذات کی محبت اور صفات کی معرفت عطافرہا۔

گ*ېد*اشت

اس سے یہ مطلب ہے کہ ذاکر نفسانی خطرات کو نگاہ میں رکھے۔اور کمال ہوشمندی سے رہے۔اور اللہ کی یاد کے سواجو وساوس وخیالات دل میں آئیں۔اُن کا ابتدا ہی سے تدارک کرے۔خطرہ کوایک ساعت بھی دل میں نہ رکھنا چاہئے۔ بزر گول کے نز دیک یہ بہت اہم ہے۔

بإداشت

یاداشت، فکراور دھیان کے ہم معنی ہے۔اوراس سے مراد دوام آگاہی بحق سجانہ و تعالیٰ ہے۔ دل میں یہ سوال پیداہو سکتاہے۔ کہ یاد کرو نگہداشت اور یاداشت میں کیا فرق ہے۔ نگہداشت میں طالب اپنی کو شش سے اللہ تعالیٰ کی طرف مشغول رہتاہے۔ لیکن یاداشت میں بلا کو شش اور خود بخو داللہ تعالیٰ کی طرف مشغول و مخاطب ہو تاہے۔

وتوف زماني

و قوف زمانی اور ہوش دروم تقریباً ہم معنی ہیں۔ فرق صرف اتناہے۔ کہ ہوش دردم مبتدی کے واسطے ہے۔ ہر لحظہ اور ہر لمحہ احتیاط ہے۔ اور و قوف زمانی متوسط کیلئے مناسب ہے۔ کہ کچھ کچھ دیر بعد تامل کرہے اور و قوف زمانی سے محاسبہ بھی کیاجا تا ہے۔ کہ نفس کس سمت کو جارہا ہے۔

و قوف عد دی

و قوف عد دی سے مراد سالک کااثنائے ذکر سے واقف رہناہے۔اور جب ذکر حق کرے توطاق عد دپر کرے۔نہ کہ جفت عد دپر۔ کیونکہ للہ وترویحب الوتر۔لیکن ذکر عد دی کے ساتھ ذکر قلبی بھی ضروری ہے۔

و قوف قلبی

و قوف قلبی سے مرادیہ ہے کہ سالک ہروقت ہر لحظہ اپنے قلب کی طرف متوجہ رہے۔اور قلب خدا کی طرف متوجہ رہے۔ تا کہ سب طرف سے توجہ ٹوٹ کر معبود حقیقی کی طرف ہو جائے۔اور وساوس وخطرات دل میں داخل ہی نہ ہونے پائیں۔خصوصاً جلسہ ذکر کے دوران اُس کا پوراخیال رکھے۔

اسباق ومعمولات نقشبندبير

لطائف 10 عشرہ، ں فی اثبات، چھتیں مراقبات، پنجگانہ فرض نماز، تہجد، ہر نماز کے ساتھ تلاوت کلام پاک و درود پاک اتباع سنت مصطفوی مَثَّاتَّاتِیْمُ سلسلہ نقشبند ہے مجد دید کے لازمی اسباق و معمولات میں شامل ہیں۔ اسکے علاوہ اشر اک، چاشت، اوا بین، توبہ، حاجت، تعبیر احسن اور شکر انے کے نوافل سالکین نقشبند کے عام معمولات میں شامل ہوتے ہیں۔ شیخ کامل سالک کی استطاعت کو سامنے رکھتے ہوئے نفلی عبادت کی ہدایت فرماتے ہیں۔

لطائف عشره

انسان دس لطائف سے مرکب ہے جن میں سے پانچ کا تعلق عالم امر سے ہے اور پانچ کا تعلق عالم خلق سے ہے۔ لطائف عالم امریہ ہیں، او قلب ۲، روح، سر سر، ۴رخفی، ۵۔ اخفی لطائف عالم خلق بہ ہیں الطبیر نفس اور لطائف عناصر اربعہ یعنی ۲۔ آگ سویانی ۴۔ مٹی ۵۔ ہوا۔

لطائف عالم امر کے اصول(مرکز)عرش عظیم پر ہیں اور لامکانیت سے تعلق رکھتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرتِ کاملہ سے ان جو اہر کوانسانی جسم کی چند جگہوں پر امانت رکھا ہے۔

تلقين ذكر

کامل شیخ تلقین ذکر کے وقت اس مقام ذکر پر انگشت شہادت رکھ کر تین مرتبہ اسم ذات اللہ، اللہ، اللہ، اللہ، کہتے ہوئے سالک کے لطیفہ پر خصوصی توجہ فرماتے ہیں۔ ذکر کرنے کا طریقہ بیہ ہے کہ سالک اپنے دل و دماغ کو دنیوی خیالات و فکرات سے خالی کرکے ہر وقت یہ خیال کرے کہ دل اور مقام ذکر اسم مبارک اللہ، اللہ، اللہ کہہ رہا ہے۔ زبان سے کچھ کہنے کی ضرورت نہیں بلکہ زبان تالوسے چسپاں رہے اور سانس حسب معمول آتا جاتا رہے، بس اس طرح اپنے خالق ومالک کی طرف توجہ ہونی چاہئے، جس طرح ایک پیاسا آدمی زبان سے توپانی پانی نہیں کہتا لیکن اسکادل و دماغ پانی کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔

بیشک دنیا کے کام کاج کرتے رہیں اس سے کوئی منع نہیں، لیکن دست بکار ودل بیار کے مصداق دل و دماغ کی توجہ اور خیال ہر وقت اپنے خالق ومالک کی طرف رہے۔

یوں سمجھے کہ فیضان الہی کانور حضور نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلم کے سینہ اطہر سے ہو تاہوا پیر ومر شد کے سینہ واذکار سے میرے قلب واذکار میں آرہا ہے اور گناہوں
کے زنگ و کدورات ذکر کی برکت سے دور ہور ہے ہیں۔ اگر ادھر اُدھر کے خیالات دل میں آئیں توان کو دور کرنے کی کوشش کریں۔ انشاء اللہ تھوڑا ہی عرصہ اس
طریقہ پر محنت و توجہ کرنے سے قلب ذاکر ہو جائیگا اور جب قلب ذاکر ہو گیا توسوتے جاگتے ، کھاتے پیتے ہر وقت قلب ذکر اللہ ، اللہ ، کرتار ہے گا۔ باقی اذکار بھی
شیخ کامل کی توجہ شریفہ سے ذکر میں لگ جاتے ہیں۔

سالک ہر نماز کے بعد دوزانوں ہو کر بیٹے جائے۔ ذکر کی نیت کرے مثلانیت کر تاہوں میں پہلے ذکر ، ذکر قلب کی ، زیر سایہ قدموں کے حضرت آدم ً ، انوارات کا رنگ تیز زر د۔ اور اپنی سانس کوروک کر ذکر کے مقام پر روک لے اور شخ کامل کے بتائے ہوئے طریقے سے ذکر اسم ذات کی ضرب مقام ذکر پر لگائے۔ جلد ترقی و برکت کے لیے یہ عمل نہایت اہم ہے۔ ذکر جاری ہونے کے لئے بیہ ضروری نہیں کہ اسکامقام ذکر حرکت کرنے لگے یا اسے کشف ہونے لگے ، بلکہ ان چیزوں کے در بے ہوناسالک کے لئے مفید نہیں۔ سالک کا اول و آخر مقصد رضائے الٰہی ہوناچا ہئے نہ کہ کشف وکیفیات کا حصول۔

اثرات وبركات	مقام لطيفه	زير ساييه وتربيت	تصور ذکر	مثابده	رنگ	نام لطيف	نمبرشار
غفلت دور اور شریعت مطهر ہ کے مطابق عمل کرنیکاشوق	بائیں بپتان کے دوا نگشت پنچے	حضرت آدمٌ	الله	<i>و</i> کر	زرد	قلب	1
غصه پر قابواور صبر کاحصول	دائیں پیتان کے دوا نگشت پنچ	حضرت نوحٌ و ابراهیمٌ		حضوري	ہرخ	روح	2
حرص وہو س میں کمی اور نیکی کاشوق	بائیں پیتان کے دوا نگشت او پر	حضرت موسی		مكاشفه	سفيد	(Le	3
اخلاق رزیله حسد و بخل، کینه وغیره سے بیز اری	دائیں پیتان کے دوا نگشت او پر	حضرت عيسي ً	الله	مشاہدہ فناہ	سياه	خفی	4
فخر و تکبر وغیر ه کازائل ہونا	وسط سینه وسط <i>ی</i> مر کی و ^خ فی	حضرت محمد صَالَى لَيْدِيْمُ	الله	فناءالفنا	سبز	اخفى	5
نفس کی رعونت وسرکشی کازائل ہونا	وسط پیشانی		الله		خاکی	نفس	6
عاجزى اور اخلاق حسنه كاحصول	سر کی چوٹی کامر کز مقام پوراجیم		الله		۽ تثي	قالبی	7

سبق اول: ذكر لطيفير قلب

لطیفۂ قلب انسان کے جسم میں بائیں پتان کے نیچے دوانگشت کے فاصلہ پر قدر سے پہلو کی جانب واقع ہے۔ قلب ذاکر ہونے کی ظاہر کی علامت بہ ہے کہ سالک کا دل نفسانی خواہشات کی بجائے محبوب حقیقی کی طرف متوجہ ہو جائے، غفلت دور ہواور نثر بعت مطہرہ کے مطابق عمل کرنیکا شوق پیدا ہو۔ جب سالک کا لطیفہ قلب جاری ہو جاتا ہے تو پیرومرشد مذکورہ طریقہ پر لطیفۂ روح کی تلقین فرماتے ہیں۔

سبق دوم: ذكر لطيفة روح

لطیفیروح کامقام داہنے پیتان کے نیچے دوانگشت کے فاصلہ پر قدر سے پہلو کی جانب واقع ہے۔سالک کو چاہئے کہ اس مقام پر بھی اسم ذات اللہ ،اللہ کا توجہ و خیال کرے۔لطیفیروح جاری ہونے سے باطن کی مزید صفائی ہوتی ہے۔

لطیفہ روح جاری ہونے کی علامت ہیہ ہے کہ طبیعت میں صبر کی وصف پیدا ہوتی ہے اور غصہ پر قابو کرنا آسان ہو جاتا ہے۔

سبق سوم: ذكر لطيفة سرّ

لطیفۂ سر کی جگہ بائیں پیتان کے برابر دوا نگشت سینہ کی جانب مائل ہے۔اس لطیفہ میں بھی اسم ذات اللہ کا خیال رکھنے سے ذکر جاری ہو جاتا ہے اور مزید باطنی ترقی حاصل ہوتی ہے۔

لطیفہ سر جاری ہونے کی علامت بیہ ہے کہ ذکر کے وقت عجیب وغریب کیفیات کا ظہور ہو تاہے، حرص وہوس میں کمی اور نیکی کے کاموں میں خرچ کرنے کاشوق پیدا ہو تا ہے۔

سبق چهارم: ذكر لطيفر خفي

لطیفة خفی کامقام داہنے پیتان کے برابر دوانگشت وسط سینہ کی جانب ہے۔

اس لطیفہ کے جاری ہونے کی علامت رہ ہے کہ صفات رذیلہ حسد و بخل سے بیز اری حاصل ہو جاتی ہے۔

سبق پنجم: ذكر لطيفه انفى

اس لطیفه کامقام وسط سینہ ہے۔ سابقہ لطا نُف کی طرح اس لطیفہ میں بھی ذکر کا تصور و خیال کر ناچاہئے۔

ذکر لطیفہ اخفی کرنے سے فخر و تکبر وغیر ہ زائل ہو جاتے ہیں اور یہی لطیفۂ اخفیٰ جاری ہونے کی علامت ہے۔ نیز سالک کو چاہئے کہ لطا نُف میں ترقی کے ساتھ ساتھ پہلے والے لطا نُف پر بھی ذکر کر تارہے یہاں تک کہ تمام لطا نُف ذاکر ہو جائیں۔

سبق ششم: ذكر لطيفه نفس

لطیفہ نفس کی جگہ وسط پیشانی ہے۔اس لطیفہ میں بھی سابقہ لطائف کی طرح ذکر کا خیال ہی کرناہے۔

لطیفہ نفس کی اصلاح کی علامت ہے ہے کہ سالک ذکر کی لذت میں اس قدر محوہوجا تاہے کہ نفس کی رعونت وسرکشی بالکل ختم ہو جاتی ہے۔

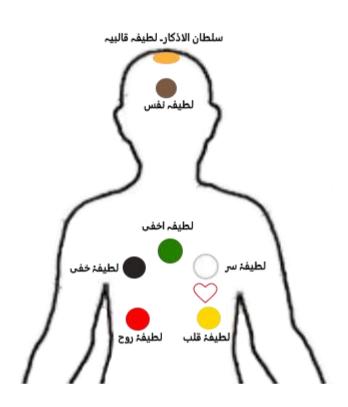
سبق ہفتم: ذکر لطیفہ قالبیہ

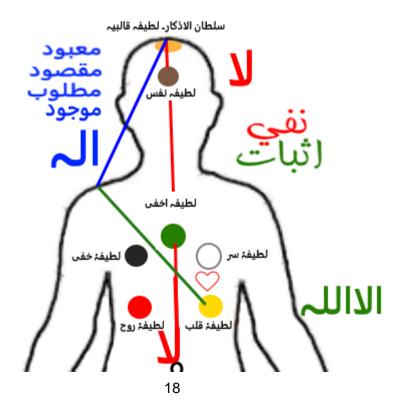
اس لطیفہ کا دوسر انام سلطان الاذ کارہے اور جوعناصر اربعہ لینی آگ، پانی، مٹی اور ہوا کا مجموعہ ہے۔اسکامقام وسط چوٹی سرہے،اس لئے اسکی تعلیم دیتے وقت مشاکخ وسط سریعنی دماغ پر انگلی رکھ کر اللہ،اللہ کہتے ہوئے توجہ دیتے ہیں، جس سے بفضل تعالیٰ تمام بدن ذاکر ہوجاتا ہے اور جسم کے روئیں روئیں سے ذکر جاری ہوجاتا ہے۔

سلطان الاذ کار جاری ہونے کی ظاہر ی علامت بیہ ہے کہ جسم کا گوشت پھڑ کنے لگتاہے ، تبھی بازو تبھی ٹانگ اور تبھی کسی اور حصہ جسم میں حرکت محسوس ہو تی ہے۔ بعض او قات تو پورا جسم حرکت کرتامحسوس ہو تاہے۔

سبق مشتم: ذكر نفي واثبات

فائدہ: ذکر نفی واثبات میں طاق عدد کی رعایت کرنابہت ہی مفید ہے۔اس طور پر کہ سالک ایک ہی سانس میں پہلے تین بار پھرپانچ بار اس طریقہ پریہ مثق بڑھا تا جائے یہاں تک کہ ایک ہی سانس میں اکیس باریہ ذکر کرے۔البتہ یہ شرطولازم نہیں ہے۔طاق عدد کی اس رعایت کواہل تصوف کی اصطلاح میں و قوف عددی کہا جاتا ہے۔ نیز چاہئے کہ ذکر کے وقت بزبان حال کمال عجز وانکساری سے بارگاہ الٰہی میں یہ التجاکرے۔





مراقبات

مراقبہ کامطلب ہے فیض کا انتظار کرنا۔سلسلہ نقشیندیہ میں مراقبات شیخ کامل کی توجہ واجازت اورانکی دی گئی ہدایت کے مطابق کئے جاتے ہیں۔مراقبے کے لئے باوضو، آئکھیں بند کرکے، قبلہ رخ دوزانو بیٹھ کر،مراقبہ کی نیت کرکے اپنے لطائف پر بوسیلہ محمد مثلی تیٹی اور بواسطہ بزرگان سلسلہ نقشبندیہ اللّٰہ کریم کے خاص فیض کا انتظار کیا جاتا ہے۔

نیت و قوف مر اقبات

1-نيت مراقبه وقونِ قلب

فيض ع آيدازذات يجون بلطيفه وقلبي من بواسطه پيران كبار رحمة الله عليهم

ترجمہ: ذات باری تعالیٰ کی طرف سے پیرانِ کبارر حم اللہ علیہم اجمعین کے وسلہ سے میرے لطیفہء قلبی پر فیض آرہاہے۔

2-نیت مراقبهءو قونب روح

فيض مے آيد از ذاتِ بيچون به لطيفه ءروحي من بواسطه ءپيرانِ كباررحمة الله عليهم

ترجمہ: الله کی طرف سے بوسیلہ بزر گانِ دین رحمہم الله علیہم اجمعین میرے لطیفہءروحی پر فیض آرہاہے۔

3-نيتِ مراقبهءو قونبِ سر

فيض مے آيد از ذاتِ بيچون بلطيفه ءسرى من بواسطه ، پيران كبار رحمة الله عليهم

ترجمہ: بے مثل ذاتِ حق تعالی کی جانب سے بوسیلہ مشائخ عظام میرے لطیفہ ءسری پر فیض آرہاہے۔

4-نيتِ مراقبهء وقوفِ خفی

فيض م آيد از ذات بيجون بلطيفه وخفى من بواسطه پيران كباررحمة الله عليهم

ترجمہ: بے مثل حق تعالی کی ذات ہے میری لطیفہء خفی پر فیض آرہاہے بواسطہ پیران کبار رحمۃ اللہ علیہم اجمعین۔

5-نیت مراقبه و قوف انتفیٰ

فیض ہے آید از ذاتِ بیجون بلطیفہءاخفی من بواسطہ پیران کباررحمۃ اللہ علیہم

ترجمہ: ذات حق تعالی کی جانب سے بطفیل مشائخ عظام علیھم الرضوان میرے لطیفہءاخفی پر فیض آرہاہے۔

6- نیت و قوف مراقبه نفسی

فيض مے آيد از ذاتِ بيجون بلطيفه و نفسي من بواسطه پيران كبارر حمة الله عليهم

ترجمہ: ذات باری تعالیٰ کی طرف سے میرے لطیفہء نفسی پر فیض آر ہاہے بواسطہ بزر گان دین رحمہم اللہ علیہم اجمعین۔

7- نيت و قوف مر اقبه قالبي

فيض مے آيد از ذاتِ بيون بلطيفه و قالبي من بواسطه پيران كباررحمة الله عليهم

8- نيت ِو قوف سے مراقبہ ءخمسہ عالم امر

ترجمہ: پیران کبار کے طفیل سے میرے عالم امر کے پانچوں لطائف پراللہ تعالی کی ذات سے فیض آرہا ہے۔

9-نيت مراقبه وقوف خمسه عالم خلق

فيض من آيداز ذاتِ بيجون بلطائف عالم خلق من بواسطه پيران كباررحمة الله عليهم

ترجمہ: بے مثل ذات حق تعالی سے میرے عالم خلق کے پانچوں لطا ئف(نفسی و قالبی) پر بزر گان دین کے واسطے سے فیض آرہاہے۔

10-نیت مراقبہ و توف سے مجموعہ لطائف عالم امر وعالم خلق

فيض ہے آيداز ذاتِ بيجون بمحبوعه لطائف عالم امر وعالم خلق من بواسطه پيران كباررحمة الله عليهم

ترجمہ: میرے عالم امر وخلق کے دسوں لطائف پر اللہ تعالی کی ذات سے فیض آر ہاہے بواسطہ پیران کبار رحمۃ اللہ علیہم۔

11- نیت مراقبه احدیت

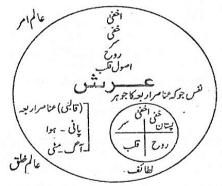
فیض ہے آیداز ذات بیچون کہ جامع صفات و کمالات است و منزہ جیج عیوب و نقصانات است و بیمشل است خاص بلطیفہ ، قلبی من بواسطہ پیران کہارر حمۃ اللہ علیهم ترجمہ: اللہ تعالی کی بے مثل ذات جو تمام صفات و کمالات کی جامع اور تمام عیوب و نقائص سے مبر اہے ، کی طرف سے میرے لطیفہ ، قلبی پر فیض آرہا ہے۔ بزرگان

دین علیہم الرضوان کے توسل ہے۔

تشر تے: یہاں تک سالک دائرہ امکان یا دائرہ ممکنات کی سیر مکمل کرلیتا ہے۔

شكل ملاحظه شيحيًهـ

اس کے بعد ولایت صغری کا دائرہ شروع ہو تاہے اور دائرہ امکان میں خطرات ووسوسے بہت آتے ہیں، ان کا دفاع ضروری ہے تاکہ دائرہ امکان کو عبور کر سکے۔ کثرت ذکر نفی واثبات میں حبس دم سے بکثرت وسوسے خود بخو در فع ہوجاتے ہیں نیز تصور شیخ جتنا پختہ ہوگا، اتنے خطرات زائل ہوجائیں گے۔



نیت اصول مراقبات

12- نيت مراقبه ءاصل قلب

اللى قلب من بمقابل قلب نبى عليه السلام ـ آن فيض تجلائے صفات فعليه و كه از قلب نبى عليه السلام بقلب آدم عليه السلام سانيد كى من نيز برسال بواسطه و پيران كبار رحمة الله عليهم

ترجمہ:اےاللّٰہ میر الطیفہء قلب رسول اکرم مَلَّا لَیْنِیَّم کے لطیفہء قلب کے بالمقابل فیض کا منتظرہے جو تونے اپنی صفات فعلیہ سے حضرت آدم علیہ السلام کے لطیفہء تک پہنچایا۔ وہ فیض میرے لطیفہء قلب پر بھی القاء فرما۔ بزرگان دین کے وسیلہ جمیلہ ہے۔ یہ ولایت کا پہلا زینہ ہے۔اس زینہ پر چڑھنے والاحضرت آدم گی طرح ہر وقت توبہ وانابت میں محوومشغول رہتا ہے۔ نیز بری عادات وصفات رذیلہ کو ترک کر کے اخلاق حسنہ کو اپنانے کی کوشش کر تاہے۔اسے ہرشے میں اللہ تعالی کے جلوے نظر آتے ہیں اور اپنے ودیگر مخلو قات کے افعال کو اللہ تعالی کی طرف منسوب کرنے لگتا ہے۔

13-نیت مراقبه اصل روح

الهی روح من بمقابل روح نبی علیه السلام آن فیض تجلائے صفات ثمانیه، ثبوتیه، ذاتیه، حقیقیه خود که از روح نبی علیه السلام بروح علیم و نوح علیم با السلام رسانیده ، بروح من نیز برسانی بواسطه ، پیران کبار رحمة الله علیهم

ترجمہ: اے ذات باری تعالی میر الطیفہ ، روح حضور مُنَا گُلِیُمُ کے لطیفہ ، روح کے بالمقابل فیض کا منتظر ہے اپنی آٹھ حقیقی صفات کی تجلیات کا فیض جو کہ حضور علیہ السلام کے لطیفہ ، روح سے حضرت ابر اہیم ونوح علیہ السلام کے لطیفہ ، روح پر پہنچا۔ وہ فیض میر نے لطیفہ ، روح پر بھی القاء فرما۔ بزرگان دین علیہم الرضوان کے توسل سے اس لطیفہ کے مر اقبہ کرنے والے میں حضرت نوح وابر اہیم علیہ السلام کی طرح صفت توکل پیدا ہو جاتی ہے۔ وہ مصائب و آلام سے نہیں گھبر اتا بلکہ خندہ پیشانی سے حوادث زمانہ کا مقابلہ کرتا ہے۔ نفس و شیطان کی مکاریوں سے بچتے ہوئے ہمہ وقت ذات باری تعالی کی طرف متوجہ رہتا ہے جو چیز بھی یاد خدا میں حاکل ہواسے ذکے کرتا چلا جاتا ہے اور حضرت ابر اہیم علیہ السلام کی طرح عالم ملک و ملکوت کامشاہدہ کرتا ہے۔ یعنی اسے سیر آفاقی نصیب ہوتی ہے۔

14-نیت مراقبه اصل سر

الهی سرمن بمقابل سرنبی علیه السلام آست آن فیض تجلائے شیونات ذاتیه خود که از نبی علیه السلام بسر موسیٰ علیه السلام رسانیده و به سرمن نیز برسانی بواسطه و پیران کبار رحمة الله علیهم

ترجمہ: اے خالق کا ئنات مرالطیفہ سر حضرت محمد رسول الله منگائیا گیا کے لطیفہ ء سر کے بالمقابل فیض کے انتظار میں ہے۔ اپنی ذاتی شانوں کی تجلیات کا فیض جو حضور علیہ السلام کے لطیفہ ء سر سے حضرت موسی علیہ السلام کے لطیفہ ء سر کو بھی عطا فرمامشائ کی بار علیبہالرضوان کے وسیلہ سے۔ یہاں سالک کو سیر نفسی نصیب ہوتی ہے۔ حضرت موسی علیہ السلام کی طرح البہامات سے نوازا جاتا ہے۔ قلب وروح سے الگ صرح واقعات کا مشاہدہ کرتا ہے۔ سالک پرعشق اللی کا غلبہ ہو جاتا ہے خلاف شرع کسی کی نقل و حرکت کو بر دداشت نہیں کر سکتا اس لطیفہ سے مراد روح محمدی منگائی آئے ہے جسے عالم لاہوت بھی کہتے ہیں۔

15-نیت مراقبهءاصل خفی

ترجمہ: الهی میر الطیفہ ۽ خفی حضور علیہ سلام کے لطیفہ ، خفی کے سامنے فیض کا منتظرہے ، اپنی سلبی صفات کی تجلیات کاجو فیض حضور علیہ السلام کے لطیفہ خفی سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے خفی لطیفہ کو پہنچایا ہے۔وہ میرے خفی لطیفہ کو بھی عطافر ما، خواجگان نقشبندیہ کے توسل ہے۔

تشر ہے: بیہ ولایت صغریٰ کا چوتھازینہ ہے۔ اس مقام کا سالک عبادت وریاضت اور مجاہدہ سے تبھی اکتا تا نہیں۔ اس مقام کی علامت بیہ ہے کہ سالک دوسروں کو اپنی ذات پر ترجیح دیتا ہے۔ نیز اسے وصول الی اللہ نصیب ہو جاتا ہے۔ مزید براں کہ خفی سے مر ادنور محمد ی صَلَّاتِیْ ہِم ہے جس کو ہاہوت بھی کہتے ہیں۔

16-نيت ِمراقبه ءاصل اخفي

اللی اخفائے من بمقابل اخفائے نبی علیہ السلام آن فیض تجلائی شان جامع خود کہ بہ اخفائے نبی علیہ السلام رسانیدہ ، بہ اخفائے من نیز برسانی بواسطہ ، پیران کبارر حمۃ اللہ علیم ترجمہ: الٰہی میر الطیفہ اخفیٰ حضور علیہ السلام کے لطیفہ اخفی کے روبر وہے۔وہ فیض جو آ قاعلیہ السلام کے لطیفہ اخفی پر اپنی شان جامع کی تجلیات کے ساتھ نازل فرمایا ہے ،وه میرے لطیفہ اخفی پر بھی القاء فرما بواسطہ اولیائے کبار۔

تشريج: چونكه بيه لطيفه زيرِ قدم رسول الله مَنَاللَّيْلِاً ہے۔لهذا جس طرح آقائے دوعالم مَنَاللَّيْلاً كي ذات اقدس تمام انبياء عليهم السلام سے افضل ہے۔ اسی طرح اس لطيفه اخفٰی کی ولایت کافیض بھی تمام لطا ئف کے فیوضات سے ار فع واعلٰی ہے اور اس لطیفہ کی پنجمیل کے بعد سالک کوجو کمالات حاصل ہوتے ہیں وہ بہت ہی بلند و بالا ہیں۔ اس ولایت کا فقیر محمد ی المشرب ہونے کی وجہ سے وہ نہایت در جہ کی اتباع سنت کا یابند داعی اتباع سنت اور قاطع بدعت وضلالت ہوتا ہے۔ یہ فقیر خود بھی با کمال ہوتا ہے اور دوسر وں کو بھی باکمال بنانے کی صلاحیت رکھتا ہے۔اس مقام پر کلمہ طبیبہ کی حقیقت معلوم ہوتی ہے اور اس میں سیر مع اللہ نصیب ہوتی ہے۔

فیض می آیداز ذات پیچن که همراه است همراه من و بهمراه جمیع ممکنات بلکه همراه جر ذره از ذرات ممکنات بهمرابی پیچن بهبوم این آید و کریمه وهوَ معکم اینما كنتم بلطائف خمسه عالم امر من بواسطه وبيران كبار رحمة الله عليم

ترجمہ: ذات حق تعالی جو کہ اس آیت کریمہ وهو معکم اینما کنتم کے مفہوم ومعنی ہے کہ بموجب میرے اور تمام ممکنات بلکہ مکنہ ذرات میں سے ہر ذرہ کے ہمراہ ہے۔اس کافیض مشائخ عظام کے وسلہ سے میرے یانچوں لطا نف امرتک پہنچ رہاہے۔

تشریخ: اس مراقبہ میں ہر لخطہ وہر ساعت اپنے لطائف کی معیت اور کا ئنات کے ذرہ ذرہ کے ساتھ خداوند جل وعلا کی معیت کا خیال پختہ کرے اور زبان سے بھی

کلمات طیبات کاور د کر تارہے۔

مر اقبہ اول سے لے کر مر اقبہ احدیت جو کے مر اقبہ نمبر 11 ہے، بنظر کشف تمام عالم دائرہ کی صورت میں نظر آتا ہے۔اس لیے امام ربانی سید نامجد دالف ثانی قدس سرہ النورانی نے اسے دائرہ امکان سے تعبیر کیا ہے اور عرش اس دائرے کا قطر دکھائی دیتاہے۔ اس دائرے کی نجلی قوس میں (یعنی نجیلا نصف دائرہ)نفس اور عناصر اربعہ (یانی مٹی آگ اور ہوا)اور فو قانی قوس (یعنی اوپر والا نصف دائرہ) میں عالم امر کے لطائف کامشاہدہ ہو تاہے۔ اور یہ پہلا دائرہ ہے۔ جس طرح عالم کبیر (کا ئنات) میں عرش برزخ ہے۔ در میان عالم امر وخلق کے اور دونوں کا جامعیے۔ اس طرح قلب جو عرش کے اوپر اور دیگر لطائف کے نیچے ہے۔ عالم امرو خلق کے مابین برزخ اور دونوں کا جامع ہے۔

اسی واسطے قلب کو حقیقت جامعہ بھی کہتے ہیں اور تشبیہ کے طور پر عرش اللہ بھی کہتے ہیں عالم امر کے لطائف کے اصول چو نکہ فوق العرش ہیں جو لا مکانیت سے موصوف ہیں۔اس واسطے عالم عمل کولا مکانی بھی کہتے ہیں مگریا درہے کہ ان کی لا مکانیت صرف عالم خلق کی نسبت سے ہے جو کہ امکانیت چونی و چگونی میں منقسم ہے اور بیچون ذات حق تعالی کی نسبت وہ عین چوں ہے۔ (عالم خلق) اور انکی لامکانیت عین مکانیت ہے۔ پس عالم امر گویابرزخ ہے۔ مکانی ولا مکانی کے درمیان اور چوں مبیجوں کے اور دوطر ف سے بہرہ ورہے باوجو داس رتبہ کے اللہ تعالی نے عالم امر کو عالم خلق سے تعثق اور بدن عضری سے خاص تعلق مخشاہے۔ اس دائرے کے نصف سافل (نچلے نصف) میں سیر آفاقی اور نصف عالی (اوپر والے نے صفت) میں سیر انفسی واقع ہوتی ہے سیر آفاقی میں جوانوار نظر آتے ہیں ان سے صرف تزکیہ تحلیہ کی استعداد و قابلیت پائی جاتی ہے تا و فتیکہ سالک خارج میں سیر انفسی میں اپنے آپکو مزکی ومطہر نہ دیکھے اور وجدان سے اپنے تیئن مصفیٰ نہ پائے انوار کے مشاہدے پر نازاں نہ ہو جائے۔ جب سالک دائرہ امکان قطع وطے کر لیتا ہے تواسے اساءوصفات کے ظلال کے دائرہ کا ضلال کے دائرہ کا مشاہدہ ہو تا ہے۔اور بید دائرہ ولایت صغریٰ ہے۔اس سے مر اداولیاءاللہ کی ولایت ہے،اس دائرے میں مر اقبہ معیت کیاجا تاہے۔یادر ہے انبیاءوملا ککہ علیہم السلام کے علاوہ تمام ممکنات کامبدء نعین یہی ظلال ہیں۔انہی ظلال کے واسطہ سے اساء صفات کے فیوضات سے افراد عالم مستنفید ہوتے ہیں۔عالم امر کے لطا نُف کو اسی دائرہ میں فناوبقا حاصل ہوتی ہے اور صفات فعلیہ ،صفات ثبوتیہ ، ذاتیہ ، شئونات و اعتبارات صفات سلبیہ اور شان جامعہ کی تجلیات کامشاہدہ کرتا ہے۔ یہ لطا نف عالم امر کے اصول کی سیر ہے اوراس دائرہ کے اختتام پر ولایت صغریٰ کی سیر اختتام پذیر ہوتی ہے۔

18-نیت مراقبه اقربیت

"فيض مى آيد از ذات بيچون كى اصل اساء وصفات است كے نزديك تر است از من بمن وازرگ گردن من بمن به نزد يكى بلاكيف بمفهوم اي آيد و كريمه و نحن اقدب الله عليم ---" اقدب اليه من حبل الوديد بلطيغهء نفسى من باشر كت لطاكف خمسهء عالم امر من بواسطه و پيران كبار رحمة الله عليم ---"

ترجمہ: ذات حق تعالی جو کہ اصل اساء صفات ہے بموجب آیت کریمہ و نحن اقدب الیه من جبل الودید۔ (ہم اس کی شہرگ سے بھی قریب ترین ہیں) مجھ سے میرے زیادہ نزد یک ہے اور میر کی شہر کے اور میر نئی بیا کیف ہے اس ذات سے پیرانے اکابر کے توسل سے میرے لطائف خمسہ عالم امر اور لطیفہ نفسی میں فیض آرہا ہے۔ (توقف)

تشر تے: دوسر ادائرہ جو کہ ولایت صغریٰ کا ہے، کے قطع کرنے کے بعد تیسر ادائرہ رو نماہو تا ہے اور اس کامشاہدہ ہو تا ہے یہ تیسر ادائرہ ولایت کبریٰ کا ہے جو حقیقت میں انبیائے علیہ السلام کی ولایت ہے اور ان کی تبعیت میں اور وراثت کے طور پر بعض اولیاء کرام کو بھی نصیب ہوتی ہے۔ یہ تیسر ادائرہ دراصل تین دائروں اور قوس پر مشتمل ہے اور اوپر والا نصف شیونات ذاتیہ کو متضمن ہے۔ لطائف عالم امر کے عروج کی انتہا اس دائرہ اساء شیونات کی نہایت تک ہے۔ اس دائرے کو مراقبہ اقربیت کہا جا تا ہے اور اس مراقبہ میں یہ تصور کیا جا تا ہے کہ اقربیت کا فیض میرے لطیفہ نفسی اور خسالطائف عالم امر میں آرہا ہے اس ذات اقد س کی طرف سے جو شہ رگ سے بھی قریب ہے اور ولایت کبریٰ کے دائرہ اولیٰ کا منشاء ہے اور یہاں ہی تو حید شہودی منشف ہوتی ہے۔ اس میں نفی و ثبات کے ورد کی کثرت بہت مفید اور تی کاباعث ہے۔

19-نیت مراقبه محبت اول

فیض مے آیداز ذات بیچون کہ اصل اصل اساء صفات است کہ دوست می دارد مر او من دوست می دارم اور ابحفہوم این آیدء کریمہ یحیهم ویحبو نه خاص بلطیفہ انفسی من بواسطہ و پیران کبار رحمۃ اللہ علیم

ترجمہ: ذات حق تعالی جو کہ اصل اصل اساءوصفات ہے جو کے بمطابق اس آیت کریمہ یعیهم ویحبو نه مجھے دوست رکھتی ہے اور میں اسے دوست رکھتا ہوں، سے بالخصوص میرے لطیفہ ، نفسی میں فیض آرہا ہے۔ بواسطہ پیران کبار کے۔

تشر چی: تیسرے دائرے ولایت کبریٰ کا دوسر ادائرہ ہے جو کہ پہلے دائرہ اساءوصفات وشیونات کے دائرے سے فوق ہے اور شیونات کے اصول پر مشتمل ہے۔ اس دائرے میں مراقبہء محبت کیاجا تاہے اوراس میں تصور کیاجا تاہے کہ مقام فیض لطیفہ نفسی ہے۔

20 -نيت مراقبه محبت دوم

فيض مى آيدازذات بيجون كداصل اصل اصل اساءوصفات است كدوست مى داردمر ادمن دوست مدارم اور ابمفهوم اين ابدء كريمه يحبهم ويحبونه خاص بلطيفه ونفسى من بواسطه و پيران كباررحمة الله عليهم

ترجمہ: اس ذات بیچون سے فیض آرہاہے کہ اساءوصفات کی اصل اصل اصل ہے جو کہ اس آیت کریمہ کے مطابق یحبھم ویحبو نه (مجھے دوست رکھتی ہے اور میں اسے دوست رکھتا ہوں)اور جو کہ ولایت کبریٰ کے تیسرے دائرے کا منشاءہے بواسطہ مشائخ عظام کے۔

تشر تے: بید دائرہ ولایت کبری کا تیسر ادائرہ ہے جواصل اصل اصل اصاء صفات کے اصول پر مشتمل ہے۔ اس دائرے میں بھی مر اقبہ و محبت کیا جاتا ہے اور اس میں تصور کیا جاتا ہے کہ بالخصوص میرے لطیفہ و نفسی میں فیض آرہا ہے۔

21-نیت مراقبه دائره قوسی

فیض مے آیدازذات یپون که اصل اصل اصل اصل اساءوصفات است دائرہ قوسیت که دوست می دارد مر ادمن دوست می دارم اور ابفہوم ای آیہ ء کریمہ: یحبهم ویحبونه خاص بلطیفه ، نفسی من بواسطه وپیران کبار رحمة الله علیهم ـ

ترجمہ: اس ذات حق تعالی بیچوں سے فیض آرہاہے جو کہ دائرہ نمبر تین کی اصل ہے جو مجھے دوست رکھتی ہے اور میں اسے دوست رکھتا ہوں اور ولایت کبریٰ کے فیض کے منشاء کی قوس ہے اور خاص میرے لطیفہء نفسی میں بواسطہ مشائخ عظام فیض آرہاہے آیت مذکورہ بالا کے بموجب (توقف) تشر یے: ولایت کبریٰ کے تین دائروں کے اوپر قوس کاسالک مشاہدہ کر تاہے جو کہ اساء وصفات کے دائرہ کی نمبر 4 یعنی چوتھے درجے پر اصل ہے۔ عالم صغیر کی اصل عالم کبیر اسکی اصل ضلالاور ضلال کی اصل اساء و صفات واجبہ اور انکی اصل شئونات اور شئونات کی اصل اعتبارات اور انکی اصل ذات شکل دائر ولایت کبریٰ۔

پہلے دائرے میں ذات بمع صفات ثمانیہ ثبوتیہ کامشاہدہ ہو تا ہے اور وہ صفات بھی آپس میں ایک دوسرے سے ممتاز نظر آتی ہیں۔ دوسرے میں ذات میں شیونات کا ملاحظہ ہو تا ہے اور شیونات بھی ایک دوسرے سے ممتاز ہوتے ہیں۔ تیسرے دائرے میں اعتبارات و تنزیبات کے ساتھ ذات ہوتی ہے جو کہ ایک دوسرے سے ممتاز نہیں ہوتے اور قوس میں صفات ، شیونات ، اعتبارات ، میں سے کسی کا ملاحظہ نہیں ہو تا بلکہ محض ذات بحث ہوتی ہے۔ نیز دائرہ میں دو قوس ہوتے ہیں، قوس ذات محض قوس صفات یا شیونات یا اعتبارات چونکہ اعتبارات سے فوق کوئی اضافت یا اعتبار نہیں ہو تا اس لیے تو نصف دائرے کی شکل میں ظاہر ہوتی ہے اور اسے صرف قوس سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

دائره محبت اوّل دوم اور قوس میں تہلیل (نفی واثبات) اور قر آن مجید کی تلاوت زیادہ مفید اور

باعث ترقی ہوتی ہے۔ ان میں سالک کو کمال فناحاصل ہو تا ہے۔ حقیقی اسلام شرح صدر عالم کے وجود کا ظل ہونا اور ذات باری تعالیٰ کے وجود کے تابع ہونا (توحید شہودی) پایا جاتا ہے۔ نیز اخلاق رذیلہ کا فنا ہونا اور اخلاق حسنہ سے متحلق ہونا میسر آتا ہے۔ ان تجلیات کے حاصل ہونے سے اساء وصفات کا ظلال ،اسائی وصفاتی تجلیات اور اسم ظاہر کی سیر مکمل ہوتی ہے۔

22-نیت مراقبه اسم ظاہر

فيض مى آيدازذات بيول كدمسى باسم ظاہر است بمفہوم اين آيه كريمه "هوا الاول والاخر والظاهر والباطنوهو بكل شئي عليم"-خاص بلطيغء نفسى من بواسطه و پيران كباررحمة الله عليم

ترجمہ: ذات حق تعالی بچوں جو کہ اسم ظاہر کے ساتھ موسوم ہے۔ اس آیت کریمہ" ھوا الاول والاخر والظاھر والباطن وھو بکل شئي عليم" (وہی اول و آخر ظاہر وباطن ہے اور وہی ہر شئے کوجانے والاہے) سے مشائخ عظام کے وسیلہ سے میر سے لطیفہء نفسی پر مخصوص طور پر فیض آرہاہے تشر تے: اگرچہ ولایت کبری کے تین دائروں اور قوس سے تزکیہء نفس حاصل ہو جاتا ہے اور بری عادات اچھے خصائل میں تبدیل ہو جاتی ہیں لیکن فخر و غرور اور رعونت ابھی باقی ہے۔ ان کو دور کرنے کے لئے سالک کو اسم ظاہر کامر اقبہ ضروری ہے تا کہ سیر آفاقی پایہء شکیل تک پہنچ سکے۔

23 - نیت سے مراقبہ اسم باطن

فيض مى آيد از ذات بيول كدمسى باسم باطن است كه منشاء ولايت عليا است كه ولايت ملاء الاعلى است بمفهوم اي آيدء كريمه هواالاول والأخر والمظاهر والباطن وهو بكل شي عليم بعناصر ثلثه من كه آب وبادونار است بواسطه، پيران كبار رحمة الله عليهم

ترجمہ: ذات حق تعالی بچوں جو کے اسم باطن سے موسوم ہے کہ ولایت علیا کی منشاہے۔ اس آیت کریمہ ھواالاول والاخر والظاهر والباطن وھو بکل شي عليم سے بزرگان دين کے توسل سے ميرے تين عناصر (ياني آگ اور ہوا) ميں فيض آر ہاہے۔

تشر تے: اساء وصفات میں دواعتبار ہیں۔ان کے وجو دبذات خود کی جہت اسے ظہور کہتے ہیں۔ اس لحاظ سے اسم ظاہر کا اطلاق صادق آتا ہے دوسرے ذات حق تعالی کے ساتھ ان کے قیام کی جہت جے بطون کہتے ہیں اور اس لحاظ سے اسم الباطن کا اطلاق صادق آتا ہے۔ بس اساء وصفات ظہور کے اعتبار سے انبیاء علیہم السلام کے مربی اور مبادی تعین ہیں۔ اس مقام تک وصول ولایت کر بی یاولایت انبیاء کہلاتا ہے جیسا کہ مرتبہ ظلال تک ولایت صغریٰ یاولایت اولیاء کہلاتا ہے اور یہی اساء و صفات بطون کے اعتبار سے ملائکہ و فرشتوں کے مربی اور مبادی تعینات ہیں۔ اس مقام تک وصول ولایت علیا اور ولایت ملاء اعلی کہلاتا ہے۔ اگر چہ فرشتوں کی

ولایت انبیاء علیہم السلام کی ولایت سے اللہ تعالی کے زیادہ قریب واقرب ہے مگر فرشتوں کو اس مقام سے ترقی نہیں ہوتی بلکہ ایک ہی مقام تک محدود رہتے ہیں وما منا الاله مقام معلوم جب کہ انبیاء علیہم اسلام کو ترقیات ہیں فرشتوں کے مقابلہ میں اس سے اوپر بھی جو کمالات ثلثہ ہیں اسی وجہ سے انبیاء علیہم السلام فرشتوں سے افضل ہیں جیسا کہ اہلسنت وجماعت کاعقیدہ ہے۔

خلاصہ یہ ہے کے اسم ظاہر کی سیر ولایت کبری اور اسم الباطن کی سیر ولایت علیا ہے اور یہ مقامات کا چوتھا دائرہ ہے اس کے اندر نوافل خصوصاً طویل قرات کے ساتھ زیادہ مفید اور ترقی کا باعث ہیں اور یہاں رخصت پر عمل انسان کو بشریت کی طرف تھینچتا ہے اور عزبیت پر عمل ملکیت کے ساتھ مناسبت زیادہ ہوگی اس ولایت میں ترقی جلد حاصل ہوگی ارباب کشف کو اس مقام پر فرشتوں کے دیدار کا شرف بھی حاصل ہو جاتا ہے اور ان کے پر اسرار باطنہ منکشف ہوتے ہیں۔

24- نیت مراقبه کمالات نبوت

فیض می آیداز ذات بیجون که منشاء کمالات نبوت است به عضر خاک من بواسطهء کبار رحمة الله علیهم

ترجمہ: بے چوں وذات حق تعالی جو کہ کمالات نبوت کی منشاہے ، سے میرے عضر خاک میں فیض آرہاہے۔ بواسطہ مشائخ عظام علیہم الرضوان۔

تشرت: اسم باطن کی سیر کے بعد اگر فضل اللی شامل ہو تو کمالات نبوت یعنی مجلی ذاتی دائی ہے پر دہ اساء وصفات میں سیر شروع ہوجاتی ہے اور مقامات کا بیپانچواں دائرہ ہے۔ اس کے آگے تین در جات ہیں۔ پہلا درجہ کمالات نبوت کا ہے اس مقام میں ذات باری تعالی کامشاہدہ بغیر صفات کے ہوتا ہے کیو تکہ صفات کا ذائد وجود ہے ذات سے لبند اصفات ہے ذات کا الگ ہونا ممکن ہے اگر چہ حقیقت میں الگ نہیں ہوتی عار ف برطابق المصرع مع من احب (آدمی اس کے ساتھ ہوتا ہے جس سے اسے محبت ہے) کی محبت ذات باری تعالی سے ہے۔ لبند اوہ اس ذات حق کے ساتھ رہنا پیند کرتا ہے۔ گزشتہ ولایات ثلثہ اور تجلیات صفات و شیونات و اعتبارات اس مقام میں ظل کی مانند ہیں اور دات حق تعالی ان سے وراء الوراء ہے۔ نیز اس دائرہ میں عار ف پر حروف مقطعات اور مشتبہات اسر ارور موز منکشف ہوتے ہیں اور اب عروج کے بعد مزول شروع ہوجاتا ہے اگر نزول تام نہ ہو تو کمالات نبوت سے متصف نہیں ہو سکتا کیوں کہ ابھی وہ اہل شمکین میں شامل نہیں ہوااور ابھی تک مشاہدہ ظلال سے آگے تجاوز نہیں کر سکا اور اس کا مشہودی ایمان ایمان بالغیب میں تبدیل ہوجاتا ہے۔ ۔ نیز اس مقام پر کش تہ تلاوت قر آن ترقی کا باعث ہوتی ہو ختی سے خصوصاً نماز میں۔

25 - نيت مراقبه كمالات رسالت

فيض مى آيداز ذات بيچوں كه منشاء كمالات رسالت است به بيئت وحدانى من بواسطه ، پيران كبار رحمة الله عليهم

ترجمہ: ذات پیچوں حق تعالی کہ کمالات رسالت کی منشاہے سے میری ہیئت وحدانی میں فیض مشائخ عظام کے توسل سے آرہاہے

26 _ نيت مراقبه كمالات انبياء اولوالعزم

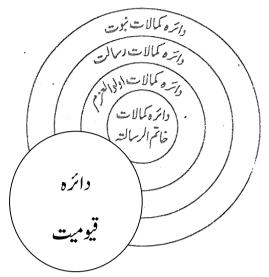
فيض مى آيد از ذات بيول كه منشاء كمالات انبياء الوالعزم است به بيئت وحداني من بواسطه ، پيران كبار رحمة الله عليهم

ترجمہ: بے چوں حق تعالیٰ کی ذات جو کہ الوالعزم انبیاء کے کمالات کی منشاء ہے سے مشائخ عظام کے توسل سے میری ہیئت وحدانی میں فیض آرہا ہے۔

یہ مقام اولوالعزم انبیاء سے مخصوص ہے بخلی ذاتی دائی کا تیسر ادر جہ ہے اور الوالعزم انبیاءعلیہ السلام صرف چے ہیں سیرنامح ملی اللہ منافی ہے ہے۔ سب سے بلند در جہ علیہ السلام، سیرنانوح علیہ السلام، سیرنانوح علیہ السلام، سیرنانوح علیہ السلام اور سیرناعیسی علیہ السلام ابوالبشر آدم علی نبیناوعیہ مالسلام سیربی در جات میں مختلف ہے۔ سب سے بلند در جہ موگا ہیں گائی ہی کہ کے بعد حضرت عیسی علیہ السلام بلند مالی میں بلند در جہ ہوگا لابندا آپ کے بعد حضرت عیسی علیہ السلام بلند در جہ ہوگا لابندا آپ کے بعد حضرت عیسی علیہ السلام بلند در جہ پر فائز ہیں اور یہی حکمت ہے ان کے بعد حضرت موسی علیہ السلام حضرت ابراہیم علیہ السلام پھر آدم علیہ السلام انبیاء میں بلند مقام پر فائز ہیں اور یہی حکمت ہے این کے بعد حضرت موسی علیہ السلام ، روحی زیر قدم ابراہیم علیہ السلام ونوح علیہ السلام کے اور قلمی زیر قدم حضرت آدم علیہ السلام کے زیر قدم ہے۔ ان کاعزم خواہ اللہ سے مامور ہویا نہ ہو مطلقاً اللہ تعالی السلام کے جاور سب سے ارفع لطیفہ ہے انفی ، وہ سب سے فائق نبی خاتم الانبیاء علیہم السلام کے زیر قدم ہے۔ ان کاعزم خواہ اللہ سے مامور ہویا نہ ہو صرف اولوالعزم رسول علیہم السلام کو حقیقت میں حاصل ہے اور ان کے توسل و تبدیت وورا شت سے کی رضا سے واقع ہو تا ہے۔ یہ کمالات رسالت کا نقطہ اخیر ہ ہے جو صرف اولوالعزم رسول علیہم السلام کو حقیقت میں حاصل ہے اور ان کے توسل و تبدیت وورا شت سے کی رضا سے واقع ہو تا ہے۔ یہ کمالات رسالت کا نقطہ اخیر ہ ہے جو صرف اولوالعزم رسول علیہم السلام کو حقیقت میں حاصل ہے اور ان کے توسل و تبدیت وورا شت سے

کاملین اولیاء کو بھی حاصل ہو جاتا ہے۔ یہ کمالات بھی دائرہ کی شکل میں رونماہوتے ہیں۔ دائرہ کمالات نبوت کے اندر کمالات رسالت کا دائرہ اور اس کے مرکز میں کمالات اولوالعزم کا دائرہ اور اس دائرے کے مرکز میں خاتم الرسالت کا دائرہ۔صاحب کمالات خاتم الرسالت ولایت و کمالات وہ حقائق واسر ارومعارف کا ختم کرنے والا یعنی خاتم ہے۔

دائره قيوميت:



ان کمالات کے حصول کے بعد قیومیت کا دائرہ مشہود ہوتا ہے اگرچہ یہ دائرہ اولوالعزم سے مترشح ہے۔ لیکن اسکے ارفع واعلیٰ بالثان ہونے کی وجہ سے علیحدہ بیان کیاجاتا ہے کمالات والوالعزم دائرہ کے بعد قیومیت وخلافت کا دائرہ مشہور ہوتا ہے۔ چونکہ اس مقام میں کمال نزول تام ہوتا ہے اور رسول اکرم مُثَّالِیْمِ کا مکمل ترین نائب ہوتا ہے۔ عام انسان میں اس طرح نظر آتا ہے جیسے کہ وہ عام انسان ہو۔ لہٰذااس مقام کے عارف کی پہچان دوسروں سے زیادہ مشکل ہوتی ہے۔ اسی لیے مخالفت بھی زیادہ ہوتی ہے۔ اور عصر حاضر کے قیوم میرے مشکل ہوتی ہے۔ البتہ اس کی توجہ نہایت قوی التا ثیر ہوتی ہے۔ اور عصر حاضر کے قیوم میرے مرشد کامل ہیں۔ مذکورہ بالا تمام کمالات وفیوضات جو اب تک عارف حاصل کر چکا ہے، کمالات قیومیت کے سامنے مانند ظل و شیح و مثال کے ہیں اور یہ منصب تمام مقاماتِ مذکورہ سے ارفع و اعلیٰ قیومیت کے سامنے مانند ظل و شیح و مثال کے ہیں اور یہ منصب تمام مقاماتِ مذکورہ سے ارفع و اعلیٰ

ہے۔ کمالات ثلاثہ کے بعد سلوک کے دوراستے ہیں۔ ایک بجانب حقائق الہیہ دوسر ابجانب حقائق انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام مرشد جس طرف چاہے کہ طالب کو چلائے چونکہ سب سے قبل ان حقائق کو بیان فرمانے والے امام ربانی عارف حقانی سیدنامجد دالف ثانی قدست اسر ارہ ہیں اور آپ نے حقائق الہیہ کا پہلے ذکر فرمایا ہے۔ اسی لیے میرے مرشد گرامی بھی حقائق الہیہ کے مراقبات پہلے ہی کراتے ہیں۔

27-نیت ِمراقبہء حقیقت کعبہ ربانی

فيض مى آيذ ذات يبجون كه جميع ممكنات است ومنشاء حقيقت كعبهءر بانى است به بهيئت وحدانى من بواسطهء پيران كبارر حمة الله عليهم

28-نيتِ مراقبهء حقيقت قرآن مجيد

فیض می آید از وسعت بیچون حضرت ذات که منشاء حقیقت قرآن مجید است به بیئت و حدانی من بواسطه پیران کبارر حمة الله علیهم ترجمه: ذات بے چوں حق تعالی جو که حقیقت قرآن مجید ہے، کی وسعت سے بواسطه مشاکئے عظام میری بیئت و حدانی میں فیض آر ہاہے۔ تشرتے: حقائق الہیہ میں سے دوسر ادائرہ حقیقت قر آن ہے۔ حقیقت قر آن سے مبدء وسعت پیچوں ذات باری تعالی مراد ہے اور یہ حقیقت کعبہ ربانی سے فوق ہے حقیقت کعبہ ربانی سے دوسر ادائرہ حقیقت کعبہ ربانی ہے حقیقت کعبہ کو تونور صرف یانور محض سے تعبیر کیا جاسکتا تھا مگر حقیقت قر آن پر نور کے اطلاق کی بھی گنجائش نہیں۔ اسی طرح سہ گانہ ولایت اور کمالات نبوت سے بھی بر ترہے اہل سنت والجماعت کاعقیدہ ہے حضرت حق تعالی ازل تا ابد واحد بسیط کلام کے ساتھ متعلم ہے۔ امام ربانی مجد دالف ثانی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ کلام الہی کے واحد بسیط ہونے کے باوجو د تفصیل موجو د ہے انشاء (اوامر ونواہی) اور اخبار کانور جداجد اے کیونکہ عین اجمال

ئروف مقطعات قرآني

حقيقت

قرآن

میں وسعت و تفصیل کا پایا جاناصفات وسعت کمال سے ہے۔اس مرتبہ کی اجمال و تفصیل فہم وعقل انسان

سے بالاتر ہے۔ اس مقام پر عارف کامل پر قر آن مجید کے مقطعات اور متثابہات مکشف ہو جاتے ہیں۔ قر آنی مقطعات جو کہ محبوب و محب کے در میان بلاواسطہ اسر اربیں۔ اوپر والا نصف دائرہ ہیں اور متثابہات جو کہ محبوب و محب کے در میان بالواسطہ ر موز ہیں وہ نچلا نصف دائرہ ہیں۔ نیز قر آن مجید کا ایک ایک حرف دریا نظر آتا ہے۔ جو کعبہ مقصود تک پہنچانے والا ہے۔ تلاوت

قر آن مجید میں نہایت درجہ کی حلاوت محسوس ہوتی ہے اور احکم الحاکمین سے راز و نیاز کی باتیں کر تاہے۔ بسااو قات تمام بدن ہی زبان بن جاتاہے۔

29 -نيت مراقبهء حقيقت صلوة

فيض می آيداز كمال وسعت بيچون حضرت ذات كه منشاء حقيقت صلوة است به بيئت وحدانی من بواسطهء پيران كبار رحمة الله عليهم

ترجمہ: ذات حق تعالی کے وسط کمال سے جو کہ منشاحقیقت صلاۃ ہے بوسلیہ مشائخ عظام میرے ہیئت وحدانی میں فیض آرہاہے

تشر تے: حقیقت صلوۃ ہے مرادوسعت یچوں ذات پاک حق تعالی ہے حقیقت کعبد اور حقیقت قرآن اسکے جزنظر آتے ہیں اور حقیقت صلوۃ سب کمالات کی جامح ہے۔ شب معراج میں جواللہ تعالی نے فرمایا" قف یا محمد فان ربک یصلی "تو ممکن ہے کے اسی حقیقت صلوۃ کی طرف اشارہ ہو مضمون حدیث "ان تعبدالله کانک تراہ" اس جگہ پر بوجہ کمال ظاہر ہو تا ہے۔ سر ورعالم مَشَّ اللَّیْمِ اللَّهِ اللَّهُ الْمُعْلِمُ اللَّهُ الْمُعْلِمُ اللَّهُ الْمُعْلِمُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الْمُعْلِمُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الْمُعْلِمُ اللَّهُ الْمُعْلِمُ اللَّهُ الْمُعْلِمُ اللَّهُ الْمُعْلِمُ اللَّهُ اللَّهُ

30-نیت مراقبه معبودیت صرفه

فيض مى آيداز ذات بيجون كه منشاء معبوديت صرفه است به بيئت وحداني من بواسطه پيران كباررحمة الله عليهم

ترجمہ: حضرت ذات حق تعالی بے چوں کے جو منشاء معبودیت صرف ہیں سے مشائخ عظام کے وسلیہ جلیلہ سے میری ہئیت وحدانی میں فیض آر ہاہے۔

تشر تے: مقام مرتبہ صلوۃ سے فوق ہے کیونکہ اسکے اوپر محض مرتبہ وجوب ہے۔ حضرت نقتر س وتعالی کے مرتبہ تجردو تنزیبہ کے واسطے سے صادر ہے۔ عارفین کا ملین کی سیر قدمی کی نہایت حقیقت صلوۃ کی نہایت تک ہے اس کے اوپر معبودیت صرف ہے۔ اس دولت میں کسی کو کسی طرح بھی شرکت کی اجازت نہیں تا کہ اوپر معبودیت محضہ تک پہنچتا ہے تو قدم کو تاہی کر تا ہے کوئی قدم رکھے یہاں تک توعبادت وعابدیت کی آمیزش تھی، نظر کی طرح قدم کی بھی گنجائش ہے اور جب معاملہ معبودیت محضہ تک پہنچتا ہے تو قدم کو تاہی کر تا ہے اور اس کی سیر ختم ہو جاتی ہے لیکن بھرہ تعالی وہاں سیر نظری کی ممانعت نہیں اور عارف کی استعداد کے مطابق نظر کی اجازت ہے اور یہاں کلمہ طیبہ کی حقیقت بالکل عملی مصور ہوتی ہے اور معبود حقیقی کا اثبات کہ جس کے سواکوئی عبادت کے مستحق نہیں، اس مقام میں حاصل ہو تا ہے۔ عبر مستحقہ آلہہ کی عبادت کی اس جگہ نفی متصور ہوتی ہے اور معبود حقیقی کا اثبات کہ جس کے سواکوئی عبادت کے مستحق نہیں، اس مقام میں حاصل ہوتا ہے۔ عابدیت و معبودیت میں فرق بالکل واضح ہو جاتا ہے۔ مبتدی و متوسط کے حال کے مناسب لا موجود اور لا مطلوب الا اللہ ہے۔ اس سے فوق لا مقصود الاللہ

ہے سب سے فوق لا معبودالا اللہ ہے۔ اس مقام کے مناسب ہے۔ یہ بھی یاد رکھے کہ اس مقام میں ترقی اور نظر میں تیزی عبادت کے واسطہ سے وابستہ ہے دوسری عباد تیں شاید اسکی تنمیل میں مدد کریں

31-نيت مراقبهء حقيقت ابراميمي عليه السلام

فیض می آیداز حضرت ذات بے چوں کہ محب صفات خو داست و منشاء حقیقت ابراہیمی علیہ السلام است بہ بیئت و حدانی من بواسطہ پیرانِ کبارر حمۃ اللہ علیہم ترجمہ: حضرت بیچوں ذات حق تعالی جو کے اپنی صفات کی محب اور منشاء حقیقت ابراہیمی علیہ السلام ہے، سے مشاکخ عظام کہ توسل سے میری ہمئیو حدانی میں فیض آرہا ہے۔

تشر تے: اس مقام پر سالک کو اللہ تعالی کی ذات سے ایک خاص قشم کا انس پیدا ہو جاتا ہے اور تمام مخلوق سے اس قدر بے توجہی و بے التفاتی ہو جاتی ہے کہ کسی توسط و توسل پر راضی نہیں ہو تا گویا حضرت ابر اہیم علیٰ نبیناعلیہ السلام نے آتش نمر ود میں جوجو اب حضرت جبر ئیل علیہ السلام کو دیا تھا یعنی مجھے تیری کوئی حاجت نہیں اس کا مصداق بن جاتا ہے اور یہاں در دابر اہیم علیہ السلام کا پڑھنازیادہ باعث ترقی ہے۔

32-نیت مراقبه ، حقیقت موسوی

فیض می آید از حضرت ذات بیچون که محب ذات خو د است و منشاء حقیقت موسوی است به بیئت و حد انی بواسطه پیران کبار رحمة الله علیهم

ترجمہ: اس ذات بے چون حق تعالی سے جو کہ اپنی ذات کی محبت اور حقیقت موسوی کی منشاء ہے سے میری بیئت و حدانی میں باوسیلہ ء مشانُ عظام فیض پہنچ رہا ہے تشریخ: اس مقام میں محبت ذاتیہ ہے۔ اس کے باوجود شان استغنائی اور بے نیازی بھی ظاہر ہوتی ہے۔ یہی راز ہے کہ بعض مواقع پر حضرت کلیم اللہ علیہ السلام سے بظاہر خلاف ادب کلمات سر زد ہوئے۔ جیسا کہ قر آن مجید میں ہے "ا تھلکنا بما فعل السفھاء مناان ھی الا فتنک " (کیا ہمیں ہمارے بیو قوفوں کے اعمال کی وجہ سے ہلاک کرتا ہے یہ محض تیری آزمائش ہے) اور نیزیہ مقام شوق بھی ہے جیسا کہ فرمایا" رب ارنی انظر الیک "

(اے میرے رب میں تیری زیارت کرناچا ہتا ہوں تواپنی زیارت کرادے) اس مقام کے عارف کو یہ درود شریف تقریبا تین ہزار کے قریب روزانہ پڑھنا مستحن اور بہتر ہے لازی نہیں۔الھم صل علی سیدنا موسی۔

33 - نيت مراقبهء حقيقت محمدي مَالَّالِيَّةُ مُ

فیض می آیداز حضرت ذات بیچوں که محب ذات خو داست و محبوب ذات خو داست و منشاء حقیقت محمدی منگانگیزم پیہت به بیئت وحدانی من بواسطہ ، پیران کبار رحمۃ الله علیہم

ترجمہ: بے چوں ذات حق تعالیٰ جو کہ اپنی ذات کی محب اور محبوب بھی ہے اور منشاء حقیقت محمد یہ ہے سے بوسیلہ مشائخ عظام میر ی ہیئت وحدانی پر فیض آر ہاہے۔ تشر تے: بیہ حقائق کی اصل اور حقیقت الحقائق ہے اور دیگر حقائق خواہ انبیاء علیہم السلام کی ہو یا ملائکہ کی اس حقیقت الحقائق کے سامنے ظلال کی مانند ہے اسی لئے آپ سَلُطَیْئِم کی شان میں فرمایا:

"لولاك لما خلقت الا فلاك ولما اظهرت الربوبيه "

اسى بناير خو د حضور سر ور عالم صَلَّىٰ عَيْنَةٍ مُ فرماتے ہيں

اول ما خلق الله نودی اوراس کے اوپر کوئی حقیقت نہیں کیوں کہ تعین اول کے دائرہ کا پیر مرکز ہے۔ سب سے افضل اولیاء محمدی المشرب کے سلوک کی بیہ انتہا ہے اور اس سے ترقی جائز نہیں کیو نکہ اس سے اوپر قدم رکھنا دائرہ امکان سے نکل کروجوب میں قدم رکھنے کے متر ادف ہے جو کہ شرعاً اور عقلاً محال ہے۔ میاں فقیر اللہ جلال آبادی فرماتے ہیں کہ قطب الاقطاب مجد دالف ثانی رحمتہ اللہ علیہ کو تعین اول تعین جی سے فوق جو عروجات نصیب ہوئے وہ مرض موت میں اس رات حاصل ہوئے جس شب کو آپ نے رحلت فرمائی۔ اور اس مقام پر سالک کو نبی کریم مُنَا اللّٰهِ عَلَیْم اللّٰہِ عَلَیْم کو اللّٰہ علیہ کو آپ نے رحلت فرمائی۔ اور اس مقام پر سالک کو نبی کریم مُنَا اللّٰه علیہ خاص محبت پیدا ہو جاتی ہے اور ہر امر میں حضور انور مُنَا اللّٰه عَلَیْم کو انہ کو تبی کریم مُنا اللّٰہ کو نبی کریم مُنا اللّٰہ علیہ کو تبی کریم مُنا اللّٰہ کو نبی کریم کریم مُنا اللّٰہ کو نبی کریم کو کریم کو کریم کو کریم کو کریم کو نبی کریم کو کریم کریم کریم کو کریم کریم کو کریم کریم کریم کریم کریم کریم کریم

ہی اتباع اچھامعلوم ہو تاہے۔امام الطریقہ امام ربانی مجد دالف ثانی رحمۃ الله علیہ کے قول مبارک (خداراازاں مے پرستم کہ ادرب محمد است) کے معنی اس جگہ ظاہر ہوتے ہیں یہاں بید درود پڑھنانہایت مفیدہے:

الهم صل على سيدنا محمد وعلى أل سيدنا محمد افضل صلو اتك بعد د معلوماتك وبارك وسلم

34-نيت مراقبه حقيقت احمدي مَلَاثَيْرُمُ

فیض می آیداز ذات بیچوں که محبوب ذات خو داست ومنشاء حقیقت احمدیه مثالین الیت به بیئت وحدانی من بواسطه ، پیران کباررحمة الله علیهم

ترجمہ: فیض آرہاہے میری ہیئت وحدانی پر اس ذات یاک سے جواپنی محبوب آپ ہے اور جو منشاء حقیقت احمدی مَثَّالَيْنَا ہے

تشر ہے: یہ مقام محبوبیت محصنہ ہے لیکن اس کا تعلق روحی ہے اور اس کو دائرہ محبوبیت صرفیہ سمجھی کہاجا تا ہے یہاں بھی درود شریف مفید ہے جو حقیقت محمد ی مثَّالِیُّنَائِم میں مذکور ہوا۔

35- نيت مر اقبهء حب صرف

فيض مي آيد ذات بيچول كه منشاء حب صرف است به بيئت وحداني من بواسطه ، پيران كبار رحمة الله عليهم

ترجمہ: فیض آرہاہے میری ہیئت وحدانی پراس ذات پاک بیچوں سے جو منشاء حب صرفہ ہے بواسطہ مشاکخ عظام۔

تشر تے: اس مقام پر نسبت کا کمال علواور باطن کی بے رنگی ظاہر ہوتی ہے کیونکہ بیہ مرتبہ اطلاق ولا تعین کے بہت قریب ہے۔ بیہ مقام ہمارے پیارے نبی محمد مُثَلَّا لَیْنِیْمُ کے خاص مقامات سے ہے دوسرے انبیاء علیہم السلام کے حقائق کا یہاں نشان نہیں ملتا کیوں کہ یہی تعین جبی اور حقیقت محمدی مُثَالِثَیْمُ ہے جس کااوپر بیان ہوا۔

36-نيت مراقبهءلانعين

فيض مي آيد از ذات مطلق پيچول كه موجو د است بوجو د خارجي ومنزه است از جميع تعينات به بيئت وحد اني من بواسطه وپيران كبار رحمة الله عليهم

ترجمہ: فیض آرہاہے میری ہئیت وحدانی پراس ذات پاک سے جو تعینات سے مبر اہے، بواسطہ مشائخ عظام کے۔

تشر تے: یہاں سیر قدمی کی گنجائش نہیں اگر کسی پر فضل المی ہو جائے تو صرف سیر نظری ہوگی۔ یہ مقام بھی حضور سرور انبیاء سکی گئی گئی کے خصائص سے ہے۔ لی مع الله وقت "لا یسعنی فید ملک "مقرب" ولانبی "مرسل" اسی مقام کی طرف اشارہ ہے۔ حضور علیہ السلام کے طفیل سے آپ کے بعض امتیوں کو بھی اس خوان نعمت سے الش عطاہ وا ہے۔ اس سے حضور نبی اکرم سکی گئی کی عظمت نمایاں ہو جاتی ہے کہ آپ کے نمک خوار اور الش خوار بھی اس دولت سے مشرف ہوتے ہیں۔ خلاصہ: مراقبات کے ضمن میں تین ولا بتیں، تین کمالات اور سات حقائق مذکور ہیں۔ ان کے علاوہ بچھ مقامات کا ذکر ہوا ہے۔ یہ تمام گویا دریا میں قطرے کا ذکر ان اور اق میں کیا گیا ہے اس معزز خاند ان کے تمام متوسلین کو حاصل نہیں ہوتے بعض ولایت قلبی بلکہ دائرہ امکان تک رہ جاتے ہیں بعض کو ولایت کبری بعض کو ولایت سیم و قلبی علیہ عاصل ہوتی ہیں۔ علیا حاصل ہوتی ہیں اور خال خال حقائق سیعہ وغیر ہ سے فائز ہوتے ہیں۔

معمولات تلاوت

حسب توفیق وہدایت مر شدروزانہ زیادہ سے زیادہ تلاوت کے ساتھ سالکین نقشبندیہ ہر نماز کے ساتھ تلاوت کلام پاک کواپنے لازمی معمولات میں شامل رکھتے ہیں خاص کر نماز فجر کے وقت سور ۃ لیمین نماز ظہر کے وقت سورۃ فتخ نماز عصر کے وقت سورۃ نبا نماز مغرب کے وقت سورۃ واقعہ نماز عشاء کے وقت سورۃ ملک کی فیوضات وبرکات حاصل کرنے کی کوسٹس کرتے ہیں۔

سور ةيسين بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

يسس (١) وَالْقُرْآنِ الْحَكِيمِ (٢) إِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ (٣) عَلَيٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمِ (٤) تَنزيلَ الْعَزيز السرَّحِيمِ (٥) لِتُندِرَ قَوْمًا مَّا أُندِرَ آبَاؤُهُمْ فَهُمْ غَافِلُونَ (٦) لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ عَلَى أَكْتُرِهِمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُ ونَ (٧) إِنَّا جَعَلْنَا فِي أَعْنَاقِهِمْ أَعْلَلًا فَهِيَ إِلْيِ الْأَذْقَانِ فَهُم مُّقْمَحُ ونَ (٨)وَجَعَلْنَا مِن بَيْن أَيْدِيهِمْ سَدًّا وَمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَأَغْشَ يْنَاهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُونَ ﴿ ٩ ﴾ وَسَوَاءٌ عَلَيْهِمْ أَأَنذَرْتَهُمْ أَمْ لَمْ تُنذِرْ هُمْ لَا يُؤْمِنُ ونَ (١٠) إِنَّمَا تُندِرُ مَن اتَّبَعَ الدِّكْرَ وَخَشِيَ الرَّحْمَنَ بِالْغَيْبِ فِبَشِّرُهُ بِمَغْفِرةٍ وَأَجْر كَرِيمِ (11) إِنَّا نَحْنُ نُحْيِى الْمَوْتَى وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوا وَآثَارَ هُمْ وَكُلَّ شَيْءٍ أَحْمَيْنَاهُ فِي إِمَام مُّب ين (12) وَاضْرب لَهُم مَّ تَلًا أَصْدَابَ الْقَرْيَةِ إِذْ جَاءَهَا الْمُرْسَلُونَ (13) إِذْ أَرْسَلْنَا إِلَيْهِمُ اثْنَيْن فَكَذَّبُوهُمَا فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ فَقَالُوا إِنَّا إِلَيْكُم مُّرْسَلُونَ (14) قَالُوا مَا أَنتُمْ إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا وَمَا أَنزَلَ الرَّحْمَنُ مِن شَيْءٍ إِنْ أَنتُمْ إِلَّا تَكْدِبُونَ (15) قَالُوا رَبُّنَا يَعْلَمُ إِنَّا إِلَّا تَكْدِبُونَ (15) وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبِلَاغُ الْمُبِينُ (17) قَالُوا إِنَّا تَطَيَّرْنَا بِكُمْ لَئِن لَّمْ تَنتَهُ وإ لَنَرْ جُمَنَّكُمْ وَلَيَمَسَّنَّكُم مِّنَّا عَذَابٌ أَلِيمٌ (18) قَالُوا طَائِرُكُم مَّعَكُمْ أَئِن ذُكِرِثُم بَالْ أَنتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُونَ (19) وَجَاءَ مِنْ أَقْصَى الْمَدِينَةِ رَجُلٌ يَسْعَى قَالَ يَا قَوْمِ اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِينَ (20) اتَّبِعُوا مَن لَّا يَسْ أَلْكُمْ أَجْرًا وَهُم مُّهْ تَدُونَ (21) وَمَا لِي لَا أَعْبُدُ الَّذِي فَطَرَنِي وَإِلَيْهِ تُرْجَعُ ونَ (22) أَأَتَّذِ ذُمِن دُونِهِ آلِهَةً إِن يُرِدْن الرَّحْمَنُ بِخُرِّ لَا تُغْن عَنِّى شَفَاعَتُهُمْ شَيْئًا وَلَا يُنقِذُونِ (23) إنِّى إِذًا لَّفِي ضَلَالِ مُّبِينِ (24) إنِّى آمَنتُ بِرَبِّكُمْ فَاسْمَعُون (25) قِيلَ ادْخُلِ الْجَنَّةَ قَالَ يَا لَيْتَ قَوْمِي يَعْلَمُونَ (26) بِمَا غَفَرَ لِي رَبِّي وَجَعَلَنِي مِنَ الْمُكْرَمِينَ (27) وَمَا أَنزَلْنَا عَلَى قَوْمِهِ مِن بَعْدِهِ مِن جُندٍ مِّنَ السَّمَاءِ وَمَا كُنَّا مُنزلِينَ (28) إن كَانَتْ إِلَّا صَـ يْحَةً وَاحِدَةً فَإِذَا هُمْ خَامِدُونَ (29) يَا حَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ مَا يَا نُتِيهِم مِّن رَّسُولِ إِلَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِنُونَ (30) أَلَـمْ يَرَوْا كَمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُم مِّنَ الْقُرُونِ أَنَّهُمْ إِلَيْهِمْ لَا يَرْجِعُ ونَ (31) وَإِن كُلٌّ لَّمَّا جَمِيعٌ لَّدِيْنَا مُحْضَرُونَ (32) وَآيَةٌ لَّهُ مُ الْأَرْضُ الْمَيْتَةُ أَحْيَيْنَاهَا وَأَخْرَجْنَا مِنْهَا حَبَّا فَمِنْهُ يَا كُلُونَ (33) وَجَعَلْنَا فِيهَا جَنَاتٍ مِّن نَّخِيلِ وَأَعْنَابِ وَفَجَّرْنَا فِيهَا مِنَ الْعُيُون (34) لِيَا كُلُوا مِن ثَمَرهِ وَمَا عَمِلَتْهُ أَيْدِيهِمْ أَفَلَا يَشْكُرُونَ (35) سُبْحَانَ الَّذِي خَلَقَ الْأَزْوَاجَ كُلَّهَا مِمَّا تُنبِتُ الْأَرْضُ وَمِنْ أَنفُسِهِمْ وَمِمَّا لَا يَعْلَمُ ونَ (36) وَآيَةٌ لَّهُمُ اللَّيْلُ نَسْلَحُ مِنْهُ النَّهَارَ فَإِذَا هُم مُّظْلِمُ ونَ (37) وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرّ لَّهَا ذَلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ (38) وَالْقَمَرِ قَدَّرْنَاهُ مَنَازِلَ حَتَّى عَادَ كَالْعُرْجُون الْقَدِيمِ (39) لَا الشَّمْسُ يَنبَغِي لَهَا أَن تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَلَا اللَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ وَكُلُّ فِي فَلَكِ يَسْ بَحُونَ (40) وَآيَةٌ لَّهُ مْ أَنَّا حَمَلْنَا ذُرِّيَّ تَهُمْ فِي الْفُلْكِ الْمَشْحُون (41) وَخَلَقْنَا لَهُم مِّن مِّثْلِهِ مَا يَرْكَبُونَ (42) وَإِن نَشَا نُغْرِقْهُمْ فَلَا صَرِيحَ لَهُمْ وَلَا هُمْ يُنقَذُونَ (43) إِلَّا رَحْمَةً مِّنَّا وَمَتَاعًا إلَّى حِين (44) وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ اتَّقُوا مَا بَيْنَ أَيْدِيكُمْ وَمَا خَلْفَكُمْ لَعَلَّكُمْ ثُرْحَمُ ونَ (45) وَمَا تَا تُتِيهِم مِّنْ آيَةٍ مِّنْ آياتِ رَبِّهِ مْ إِلَّا كَانُوا عَنْهَا مُعْرِضِ بِنَ (46) وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ أَنفِقُ وا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ قَالَ الَّـذِينَ كَفَرُوا لِلَّدِينَ آمَنُوا أَنُطْعِمُ مَن لَّوْ يَشَاءُ اللَّهُ أَطْعَمَهُ إِنْ أَنتُمْ إِلَّا فِي ضَلَالٍ مُّبِينِ (47) وَيَقُولُونَ مَتَى هَذَا الْوَعْدُ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ (48) مَا يَنظُرُونَ إِلَّا صَيْحَةً وَاحِدَةً تَأْخُذُهُمْ وَهُمْ وَهُمْ عَزِصِ مُونَ (49) فَلَا يَسْ تَطِيعُونَ تَوْصِدِيَةً وَلَا إِلَى أَهْلِهِمْ يَرْجِعُونَ (50) وَثُفِخَ فِي الصُّورِ فَإِذَا هُم مِّنَ الْأَجْدَاثِ إِلِّي رَبِّهِمْ يَنسِلُونَ (51) قَالُوا يَا وَيْلَنَا مَن بَعَثَنَا مِن مَّرْقَدِنَا هَذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمَنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُونَ (52) إن كَانَتْ إِلَّا صَيْحَةً وَاحِدَةً فَإِذَا هُمْ جَمِيعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُونَ (53) فَالْيَوْمَ لَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا وَلَا تُجْزَوْنَ إِلَّا مَا كُنتُمْ تَعْمَلُ وِنَ (54) إِنَّ أَصْحَابَ الْجَنَّةِ الْيَوْمَ فِي شُغْلِ فَاكِهُونَ (55) هُمْ وَأَزْ وَاجُهُمْ فِي ظِلَالٍ عَلَى الْأَرَائِكِ مُتَّكِئُونَ (56) لَهُمْ فِيهَا فَاكِهَةٌ وَلَهُم مَّا يَدَّعُونَ (57) سَلَامٌ قَوْلًا مِّن رَّبِّ رَّحِيمِ (58) وَامْتَازُوا الْيَوْمَ أَيُّهَا الْمُجْرِمُونَ (59) أَلَمْ أَعْهَدْ إِلَيْكُمْ يَا بَنِي آدَمَ أَن لَا تَعْبُدُوا الشَّيْطَانَ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُقٌ مُّ بِينٌ (60) وَأَن اعْبُدُونِي هَذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيمٌ (61) وَلَقَدْ أَضَلَّ مِنكُمْ جِبِلًّا كَثِيرًا أَفَلَمْ تَكُونُوا تَعْقِلُ ونَ (62) هَذِهِ جَهَنَّمُ الَّتِي كُنتُمْ ثُوعَدُونَ (63) اصْلَوْهَا الْيَوْمَ بِمَا كُنتُمْ تَكْفُرُونَ (64) الْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلَى أَفْ وَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَا أَيْ دِيهِمْ وَتَشْهَدُ أَرْجُلُهُم بِمَا كَانُوا يَكْسِ بُونَ (65) وَلَوْ نَشَاءُ لَطَمَسْ نَا عَلَى أَعْيُنِهِمْ فَاسْتَبَقُوا الصِّرَاطَ فَأَنِّي يُبْصِرُونَ (66) وَلَوْ نَشَاءُ لَمَسَخْنَاهُمْ عَلَى مَكَانَتِهمْ فَمَا اسْتَطَاعُوا مُضِيًّا وَلَا يَرْجِعُونَ (56) وَمَن نُعَمِّرُهُ نُنَكِّسُهُ فِي الْخَلْقِ أَفَلَا يَعْقِلُونَ (68) وَمَا عَلَمْنَاهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنبَغِي لَـهُ إِنْ هُـوَ إِلَّا ذِكْرٌ وَقُرْآنٌ مُّبِينٌ (69) لِيُندِرَ مَن كَانَ حَيًّا وَيَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَى الْكَافِرِينَ (70) أَوَلَـمْ يَـرَوْا أَنَّا خَلَقْنَا لَهُم مِّمَّا عَمِلَتْ أَيْدِينَا أَنْعَامًا فَهُمْ لَهَا مَالِكُونَ (71) وَذَلَّلْنَاهَا لَهُمْ فَمِنْهَا رَكُوبُهُمْ وَمِنْهَا يَا كُلُونَ (72) وَلَهُمْ فِيهَا مَنَافِعُ وَمَشَارِبُ أَفَلَا يَشْكُرُونَ (73) وَاتَّخَذُوا مِن دُون اللهِ آلِهَةً لَعَلَّهُمْ يُنصَرُونَ (74) لَا يَسْ تَطِيعُونَ نَصْرَهُمْ وَهُمْ لَهُمْ جُندٌ مُّحْضَرُونَ (75) فَلَا يَحْزُنكَ قَوْلُهُمْ إِنَّا نَعْلَمُ مَا يُسِرُّونَ وَمَا يُعْلِنُونَ (76) أَوَلَمْ يَرَ الْإِنسَانُ أَنَّا خَلَقْنَاهُ مِن نُطْفَةٍ فَإِذَا هُوَ خَصِيعٌ مُّبِينٌ (77) وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَنَسِى خَلْقَهُ قَالَ مَن يُحْيى الْعِظَامَ وَهِي رَمِيمٌ (78) قُلْ يُحْيِيهَا الَّذِي أَنشَاهَا أَوَّلَ مَرَّةٍ وَهُوَ بِكُلِّ خَلْق عَلِيمٌ (79) الَّذِي جَعَلَ لَكُم مِّنَ الشَّجَرِ الْأَخْضَرِ نَارًا فَإِذَا أَنتُم مِّنْهُ تُوقِدُونَ (80) أَوَلَيْسَ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ بِقَادِر عَلَى أَن يَخْلُقَ مِثْلَهُم بَلَى وَهُوَ الْخَلَّقُ الْعَلِيمُ (81) إنَّمَا أَمْرُهُ إِذَا أَرَادَ شَـ يْئًا أَن يَقُـ ولَ لَـ هُ كُـ نِ فَيَكُ ونُ (82) فَسُـ بْحَانَ الَّـ ذِي بِيَـ دِهِ مَلَكُ وتُ كُـ لِيّ شَـيْءِ وَإِلَيْهِ ثُرْجَعُونَ (83)

سورة فتح

بِسْمِ اللَّهِ الْرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهُ مَا تَا أَخَرَ وَيُستِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكَ وَيَهْدِيَكَ إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتُحَا لَكَ فَيُعْمَتَهُ عَلَيْكَ وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُّسْتَقِيمًا (2) وَيَنصُرَكَ اللَّهُ نَصْرًا عَزِيزًا (3) هُوَ الَّذِي أَنزَلَ السَّكِينَةَ فِي قُلُوبِ الْمُؤْمِنِينَ لِيَ زُدَادُوا إِيمَانًا مَّعَ إِيمَانِهِمْ وَسِّهِ جُنُودُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا (4) لِّيُ دُخِلَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ جَنَّتٍ تَجْرى مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا وَيُكَفِّرَ عَنْهُمْ سَيّئاتِهمْ وَكَانَ ذَلِكَ عِندَ اللَّهِ فَوْزًا عَظِيمًا ﴿ 5﴾ وَيُعَذِّبَ الْمُنَافِقِينَ وَالْمُنَافِقَاتِ وَالْمُشْرِكِينَ وَالْمُشْرِكَاتِ الظَّاتِينَ بِاللَّهِ ظَنَّ السَّوْءِ عَلَيْهِمْ دَائِرَةُ السَّوْءِ وَغَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ وَلَعَنَهُمْ وَأَعَدَّ لَهُمْ جَهَنَّمَ وَسَاءَتْ مَصِيرًا (6) وَيلَّهِ جُنُودُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَكَانَ اللَّهُ عَزِيزًا حَكِيمًا (7) إنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا (8) لِّتُؤْمِنُ وا بِاللَّهِ وَرَسُ ولِهِ وَتُعَرِّرُوهُ وَتُ وَقُرُوهُ وَتُسَبِّحُوهُ بُكْ رَةً وَأَصِ يلًا ﴿9﴾ إنَّ الَّذِينَ يُبَايِعُونَ كَ إنَّمَ ا يُبَايِعُونَ اللَّهَ يَدُ اللَّهِ فَوْقَ أَيْدِيهِمْ فَمَن نَّكَثَ فَإِنَّمَا يَنكُثُ عَلَى نَفْسِهِ وَمَنْ أَوْفَى بِمَا عَهَدَ عَلَيْهُ اللَّهَ فَسَـ يُؤْتِيهِ أَجْـرًا عَظِيمًا (10) سَـ يَقُولُ لَـكَ الْمُخَلَّفُ ونَ مِـنَ الْأَعْـرَابِ شَـ غَلَثْنَا أَمْوَ الْنَا وَأَهْلُونَا فَاسْـتَغْفِرْ لَنَـا يَقُولُونَ بِأَلْسِ نَتِهِم مَّا لَيْسَ فِي قُلُوبِهِمْ قُلْ فَمَن يَمْلِكُ لَكُم مِّنَ اللَّهِ شَيْئًا إِنْ أَرَادَ بِكُمْ ضَرًّا أَوْ أَرَادَ بِكُمْ نَفْعًا بَلْ كَانَ اللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا ﴿11﴾ بَلْ ظَنَتْتُمْ أَن لَّن يَنقَلِبَ الرَّسُولُ وَالْمُؤْمِثُونَ إِلِّي أَهْلِيهِمْ أَبَدًا وَزُيِّنَ ذَلِكَ فِي قُلُ وِبِكُمْ وَظَنَنتُمْ ظَنَ السَّوْءِ وَكُنتُمْ قَوْمًا بُورًا (12) وَمَن لَّمْ يُؤْمِن بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ فَإِنَّا أَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ سَعِيرًا (13) وَسِّهِ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ يَغْفِرُ لِمَن يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَن يَشَاءُ وَكَانَ اللَّهُ غَفُ ورًا رَّحِيمًا (14) سَيَقُولُ الْمُخَلَّفُ ونَ إِذَا انطَلَقْ ثُمْ إِلَى مَغَانِمَ لِتَأْخُذُو هَا ذَرُونَا نَتَّ بِعْكُمْ يُريدُونَ أَن يُبَدِّلُوا كَلَمَ اللَّهِ قُل لَن تَتَبعُونَا كَذَلِكُمْ قَالَ اللَّهُ مِن قَبْلُ فَسَيَقُولُونَ بَلْ تَحْسُدُونَنَا بَلْ كَانُوا لَا يَفْقَهُ ونَ إِلَّا قَلِيلًا (15) قُل لِلْمُخَلَّفِ بِنَ مِنَ الْأَعْرَابِ سَتُدْعَوْنَ إِلَى قَوْمِ أُولِي بَأْسِ شَدِيدٍ ثُقَاتِلُونَهُمْ أَوْ يُسْلِمُونَ فَإِن تُطِيعُوا يُوْتِكُمُ اللَّهُ أَجْرًا حَسَنًا وَإِن تَتَوَلَّوْا كَمَا تَوَلَّيْتُم مِّن قَبْلُ يُعَدِّبْكُمْ عَذَابًا أَلِيمًا (16) لَـيْسَ عَلَـى الْأَعْمَـى حَرَجٌ وَلَا عَلَـى الْأَعْرَج حَرَجٌ وَلَا عَلَـى الْمَريضِ حَرَجٌ وَمَان يُطِع اللهَ وَرَسُولَهُ يُدْخِلْهُ جَنَاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ وَمَن يَتَوَلَّ يُعَذِّبْهُ عَذَابًا أَلِيمًا (17) لَّقَدْ رَضِيَ اللَّهُ عَن الْمُؤْمِنِينَ إِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِي قُلُوبِهِمْ فَأَنزَلَ السَّكِينَةَ عَلَيْهِمْ وَأَتَابَهُمْ فَتُحًا قَرِيبًا (18) وَمَغَانِمَ كَثِيرِ رَةً يَأْخُدُونَهَا وَكَانَ اللهُ عَزِيزًا حَكِيمًا (19) وَعَدَكُمُ اللهُ مَغَانِمَ كَثِيرِ رَةً تَأْخُذُونَهَا فَعَجَّلَ لَكُمْ هَذِهِ وَكَفَّ أَيْدِيَ النَّاسِ عَنكُمْ وَلِتَكُونَ آيَةً لِّلْمُؤْمِنِينَ وَيَهْدِيَكُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِيمًا (20) وَأُخْرَى لَمْ تَقْدِرُوا عَلَيْهَا قَدْ أَحَاطَ الله بِهَا وَكَانَ الله عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرًا (21) وَلَوْ قَاتَلَكُمُ الَّـذِينَ كَفَـرُوا لَوَلَّـوُا الْأَدْبَارَ ثُـمَّ لَا يَجِـدُونَ وَلِيًّا وَلَا نَصِـيرًا (22) سُنَّةَ اللهِ الَّتِـي قَـدْ خَلَـتْ مِـن قَبْـلُ وَلَـن تَجِدَ لِسُنَّةِ اللَّهِ تَبْدِيلًا (23) وَهُوَ الَّذِي كُفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنكُمْ وَأَيْدِيكُمْ عَنْهُم بِبَطْنِ مَكَّةَ مِن بَعْدِ أَنْ أَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ وَكَانَ اللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرًا ﴿24﴾ هُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَالْهَدْيَ مَعْكُوفًا أَن يَبْلُغَ مَحِلَّهُ وَلَوْ لَا رِجَالٌ مُّوْمِنُونَ وَنِسَاءٌ مُّوْمِنَاتٌ لَّهُ تَعْلَمُو هُمْ أَن تَطَئُو هُمْ فَتُصِيبَكُم مِّنْهُم مَّعَرَّةٌ بِغَيْرٍ عِلْمِ لِّيُدْخِلَ اللَّهُ فِي رَحْمَتِ لِهِ مَن يَشَاءُ لَوْ تَزَيُّلُوا لَعَذَّبْنَا الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ﴿25﴾ إِذْ جَعَلَ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي قُلُوبِهِمُ الْحَمِيَّةَ حَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ فَأَنزَلَ اللَّهُ سَكِينَتَهُ عَلَى رَسُولِهِ وَعَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَأَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقُوى وَكَانُوا أَحَقَّ بِهَا وَأَهْلَهَا وَكَانَ اللهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا ﴿26﴾ لَّقَدْ صَدَقَ اللَّهُ رَسُولَهُ الرُّؤْيَا إِالْحَقِّ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ إِن شَاءَ اللهُ آمِنِينَ مُحَلِّقِينَ رُءُوسَكُمْ وَمُقَصِدرِينَ لَا تَخَافُونَ فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُ وا فَجَعَلَ مِن دُونِ ذَلِكَ فَتْحًا قَرِيبًا (27) هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَى وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَكَفَى بِاللَّهِ شَهِدًا (28) مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ وَالَّـذِينَ مَعَـهُ أَشِـدًّاءُ عَلَـى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ تَـرَاهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَبْتَغُونَ فَضَلَّا مِّن اللهِ وَرضْوانًا سِيمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِم مِّنْ أَثَرِ السُّجُودِ ذَلِكَ مَثَلَّهُمْ فِي التَّوْرَاةِ وَمَثَلَّهُمْ فِي الْإنجِيلِ كَزَرْع أَخْرَجَ شَطْأَهُ فَآزَرَهُ فَاسْ تَغْلَظَ فَاسْ تَوَى عَلَى سُوقِهِ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَ عَمِلُوا الصَّالِحَاتِ مِنْهُم مَّغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا (29)

سورة نبا

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ عَمَّ يَتَسَاءَلُونَ (1) عَنِ النَّبَاِ الْعَظِيمِ (2) الَّذِي هُمْ فِي بِهُ مُخْتَلِفُ ونَ (3) كَلَّا سَيَعْلَمُونَ (4) ثُمَّ كَلَّا سَيَعْلَمُونَ (5) أَلَـمْ نَجْعَلِ الْأَرْضَ مِهَدًا (6) وَالْجِبَالَ أَوْتَادًا (7) وَخَلَقْنَاكُمْ أَزْوَاجًا (8) وَجَعْلْنَا نَـوْمَكُمْ سُـبَاتًا (9) وَجَعَلْنَا اللَّيْلَ لِبَاسًا (10) وَجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا (11) وَبَنَيْنَا فَـوْقَكُمْ سَـبْعًا شِـدَادًا ﴿12﴾ وَجَعَلْنَا سِرَاجًا وَهَّاجًا ﴿13﴾ وَأَنزَلْنَا مِنَ الْمُعْصِرَاتِ مَاءً ثَجَّاجًا ﴿14﴾ لِّنُخْرِجَ بِهِ حَبَّا وَنَبَاتًا ﴿15﴾ وَجَنَّاتٍ أَلْفَافًا ﴿16﴾ إِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ كَانَ مِيقَاتًا ﴿17﴾ يَوْمَ يُنفَخُ فِي الصُّورِ فَتَاأُتُونَ أَفْوَاجًا (18) وَفُتِحَتِ السَّمَاءُ فَكَانَتْ أَبْوَابًا (19) وَسُيِّرَتِ الْجِبَالُ فَكَانَتْ سَرَابًا (20) إِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا (21) لِلطَّاغِينَ مَآبًا (22) لَّابِثِينَ فِيهَا أَحْقَابًا (23) لَّا يَدُوقُونَ فِيهَا بَرْدًا وَلَا شَرَابًا (24) إِلَّا حَمِيمًا وَغَسَّاقًا (25) جَزَاءً وِفَاقًا (26) إِنَّهُمْ كَانُوا لَا يَرْجُونَ حِسَابًا (27) وَكَذَّبُوا بآياتِنَا كِذَّابًا (28) وَكُلِّ شَيْءٍ أَحْصَيْنَاهُ كِتَابًا (29) فَذُوقُوا فَلَن تَزيد دَكُمْ إِلَّا عَذَابًا (30) إِنَّ لِلْمُتَّقِينَ مَفَازًا (31) حَدَائِقَ وَأَعْنَابًا (32) وَكَوَاعِبَ أَتْرَابًا (33) وَكَأْسًا دِهَاقًا (34) لَا يَسْمَعُونَ فِيهَا لَغْوَا وَلَا كِذَّابًا (35) جَزَاءً مِّن رَّبِكَ عَطَاءً حِسَابًا (36) رَّبِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الرَّحْمَن لَا يَمْلِكُونَ مِنْهُ خِطَابًا (37) يَوْمَ يَقُومُ الرُّوحُ وَالْمَلَائِكَةُ صَفًّا لَّا يَتَكَلَّمُونَ إِلَّا مَنْ أَذِنَ لَـهُ الـرَّحْمَنُ وَقَـالَ صَـوَابًا ﴿38﴾ ذَلِكَ الْيَـوْمُ الْحَـقُ فَمَـن شَـاءَ اتَّخَـذَ إِلَـي رَبِّـهِ مَآبًا ﴿39﴾ إنَّـا أَنذَرْ نَاكُمْ عَذَابًا قَريبًا يَوْمَ يَنظُرُ الْمَرْءُ مَا قَدَّمَتْ يَدَاهُ وَيَقُولُ الْكَافِرُ يَا لَيْتَنِي كُنتُ تُرَابًا (40)

سورةواقعم

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ إِللَّهِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ إِذَا رُجَّتِ الْأَرْضُ رَجَّا (4) إِذَا رُجَّتِ الْأَرْضُ رَجَّا (4) إِذَا رُجَّتِ الْأَرْضُ رَجَّا (4) وَبُسَّتِ الْجِبَالُ بَسًّا ﴿5﴾ فَكَانَتْ هَبَاءً مُّنبَثًا ﴿6﴾ وَكُنتُمْ أَزْوَاجًا ثَلَاثَةً ﴿7﴾ فَأَصْحَابُ الْمَيْمَنَةِ مَا أَصْحَابُ الْمَيْمَنَةِ (8) وَأَصْحَابُ الْمَشْاَمَةِ مَا أَصْحَابُ الْمَشْاَمَةِ (9) وَالسَّابِقُونَ السَّابِقُونَ (10) أُولَئِكَ الْمُقَرَّبُونَ (11) فِي جَنَاتِ النَّعِيمِ (12) ثُلَّةٌ مِّنَ الْأَوَّلِينَ (13) وَقَلِيكٌ مِّنَ الْأَخِرِينَ (14) عَلَى سُرُر مَّوْضُ ونَةٍ (15) مُّتَّكِئِ بِنَ عَلَيْهَا مُتَقَابِلِينَ (16) يَطُ وفُ عَلَيْهِمْ ولْدَانٌ مُّخَلَّ دُونَ (17) بِأَكْوَابِ وَأَبَارِيقَ وَكَأْسِ مِّن مَعِين (18) لَا يُصَدَّعُونَ عَنْهَا وَلَا يُنزفُونَ (19) وَفَاكِهَةٍ مِّمَا يَتَخَيَّرُونَ (20) وَلَحْمِ طَيْرِ مِّمَا يَشْتَهُونَ (21) وَحُورٌ عِينٌ (22) كَأَمْنَالِ اللُّوْلُو الْمَكْنُونِ (23) جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ (24) لَا يَسْمَعُونَ فِيهَا لَغْوًا وَلَا تَأْثِيمًا (25) إلَّا قِيلًا سَلَمًا سَلَمًا سَلَمًا

(26) وَأَصْدَابُ الْيَمِينِ مَا أَصْدَابُ الْيَمِينِ (27) فِي سِدْرِ مَّخْضُودٍ (28) وَطَلْح مَّنضُودٍ (29) وَظِلِّ مَّمْ دُودٍ (30) وَمَاءٍ مَّسْ كُوبِ (31) وَفَاكِهَةٍ كَثِيرَةٍ (32) لَا مَقْطُوعَةٍ وَلَا مَمْنُوعَةٍ ﴿33﴾ وَفُرْشِ مَرْفُوعَةٍ ﴿34﴾ إِنَّا أَنشَاأُناهُنَّ إِنشَاءَ ﴿35﴾ فَجَعَلْنَاهُنَّ أَبْكَارًا ﴿36﴾ عُرُبًا أَثْرَابًا (37) لِأَصْحَابِ الْيَمِينِ (38) ثُلَّةً مِّنَ الْأَوَّلِينَ (39) وَثُلَّةٌ مِّنَ الْأَخِرِينَ (40) وَأَصْحَابُ الشِّ مَال مَا أَصْ حَابُ الشِّ مَالِ (41) فِي سَمُومِ وَحَمِيمِ (42) وَظِلْتٍ مِّن يَحْمُ وم (43) لَا بَاردٍ وَلَا كَربِيم (44) إِنَّهُمْ كَانُوا قَبْلَ ذَلِكَ مُثَّرَفِينَ (45) وَكَانُوا يُصِرُّونَ عَلَى الْجِنْثِ الْعَظِيمِ (46) وَكَانُوا يَقُولُونَ أَئِذَا مِثْنَا وَكُنَّا ثُرَابًا وَعِظَامًا أَإِنَّا لَمَبْعُوثُونَ (47) أَوَآبَاؤُنَا الْأَوَّلُونَ (48) قُلْ إِنَّ الْأُوّلِينَ وَالْآخِرِينَ (49) لَمَجْمُوعُونَ إِلَى مِيقَاتِ يَوْمِ مّعْلُومِ (50) ثُمَّ إِنَّكُمْ أَيُّهَا الضَّالُونَ الْمُكَذِّبُونَ (51) لَآكِلُونَ مِن شَجَر مِّن زَقُوم (52) فَمَالِئُونَ مِنْهَا الْبُطُونَ (53) فَشَارِبُونَ عَلَيْهِ مِنَ الْحَمِيمِ (54) فَشَارِبُونَ شُرْبَ الْهِيمِ (55) هَذَا نُزُلُهُمْ يَوْمَ الدِّينِ (56) نَحْنُ خَلَقْنَاكُمْ فَلَوْلَا تُصَدِقُونَ (57) أَفَرَ أَيْتُم مَّا تُمْنُونَ (58) ءَانتُمْ تَخْلُقُونَهُ أَمْ نَحْنُ الْخَالِقُونَ (59) نَحْنُ قَدَّرْنَا بَيْنَكُمُ الْمَوْتَ وَمَا نَحْنُ بِمَسْ بُوقِينَ (60) عَلَى أَن نُّبَدِّلَ أَمْثَالَكُمْ وَنُنشِ نَكُمْ فِي مَا لَا تَعْلَمُونَ (61) وَلَقَدْ عَلِمْ ــثُمُ النَّشْــاَةَ الْأُولَـــي فَلَــوْ لَا تَــذَكَّرُونَ (62) أَفَــرَأَيْتُم مَّــا تَحْرُثُــونَ (63) ءَانـــثُمْ تَزْرَعُونَـــهُ أَمْ نَحْــنُ الزَّارِعُونَ (64) لَوْ نَشَاءُ لَجَعَلْنَاهُ خُطَامًا فَظَلْتُمْ تَفَكَّهُونَ (65) إِنَّا لَمُغْرَمُونَ (66) بَلْ نَحْنُ مَحْرُومُ ونَ (67) أَفَ رَأَيْتُمُ الْمَاءَ اللَّذِي تَشْ رَبُونَ (68) ءَانتُمْ أَنزَلْتُمُ وهُ مِنَ الْمُنزِن أَمْ نَحْنُ الْمُنزِلُ ونَ (69) لَـوْ نَشَـاءُ جَعَلْنَـاهُ أُجَاجًا فَلَـوْلَا تَشْـكُرُونَ (70) أَفَـرَ أَيْتُمُ النَّـارَ الَّتِـي تُـورُونَ (71) ءَانــتُمْ أَنشَـاأُتُمْ شَ جَرَتَهَا أَمْ نَحْنُ الْمُنشِئُونَ ﴿72﴾ نَحْنُ جَعَلْنَاهَا تَذْكِرَةً وَمَتَاعًا لِّلْمُقْوِينَ ﴿73﴾ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ (74) فَلَا أُقْسِمُ بِمَوَاقِعِ النُّجُومِ (75) وَإِنَّهُ لَقَسَمٌ لَّوْ تَعْلَمُونَ عَظِيمٌ (76) إِنَّهُ لَقُرْآنٌ كَرِيمٌ (77) فِي كِتَابِ مَّكْنُون (78) لَا يَمَسُّهُ إِلَّا الْمُطَهَرُونَ (79) تَنزيلُ مِّن رَّبِ الْعَالَمِينَ (80) أَفَهِهَ ذَا الْحَدِيثِ أَنتُم مُّ دُهِنُونَ (81) وَتَجْعَلُ ونَ رِزْقَكُ مْ أَنَّكُ مْ ثُكَ ذِّبُونَ (82) فَلَ وْلَا إِذَا بَلَغَ تِ الْحُلْقُ ومَ (83) وَأَنتُمْ حِينَئِذٍ تَنظُرُونَ (84) وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنكُمْ وَلَكِن لَّا تُبْصِرُونَ (85) فَلَوْلا إِن كُنتُمْ غَيْرَ مَدِينِينَ (86) تَرْجِعُونَهَا إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ (87) فَأَمَّا إِن كَانَ مِنَ الْمُقَرَّبِينَ (88) فَرَوْحٌ وَرَيْحَانٌ وَجَنَّتُ نَعِيمِ (89) وَأَمَّا إِن كَانَ مِنْ أَصْحَابِ الْيَمِينِ (90) فَسَلامٌ لَّكَ مِنْ أَصْحَابِ الْيَمِين (91) وَأَمَّا إِن كَانَ مِنَ الْمُكَذِّبِينَ الضَّالِّينَ (92) فَنُزُلٌ مِّنْ حَمِيمٍ (93) وَتَصْلِيَةُ جَحِيمٍ (94) إِنَّ هَذَا لَهُوَ حَقُّ الْيَقِينِ ﴿95﴾ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ ﴿96﴾

سورةملک بِسْمِ اللَّهِ الرَّحِيمِ

تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ (1) الَّذِي خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَلُوةَ لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ أَيُّكُمْ أَيُّكُمْ أَيُّكُمْ أَيُّكُمْ أَيُّكُمْ أَيْكُمُ أَيُّكُمْ أَيْكُمُ أَيْكُمُ أَيْكُمُ أَيْكُمُ اللَّذِي خَلَقَ الرَّحْمَنِ مِن أَحْسَنُ عَمَلًا وَهُوَ الْعَزِينُ الْغَفُورُ (2) الَّذِي خَلَقَ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ طِبَاقًا مَّا تَرَى فِي خَلْقِ الرَّحْمَنِ مِن

تَفَوْتٍ فَارْجِع الْبَصَرَ هَلْ تَرَى مِن فُطُور (3) ثُمَّ ارْجِع الْبَصَرَ كَرَّتَيْن يَنقَلِبْ إلَيْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَهُو حَسِيرٌ ﴿4﴾ وَلَقَدْ زَيَّنًا السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيحَ وَجَعَلْنَاهَا رُجُومًا لِّلشَّ يَاطِين وَأَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابَ السَّعِير (5) وَلِلَّذِينَ كَفَرُوا بِرَبِّهمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ (6) إِذَا أَلْقُوا فِيهَا سَمِعُوا لَهَا شَهِقًا وَهِيَ تَفُورُ ﴿7﴾ تَكَادُ تَمَيَّرُ مِنَ الْغَيْظِ كُلَّمَا أُلْقِيَ فِيهَا فَوْجٌ سَالَهُمْ خَزَنَتُهَا أَلَمْ يَا تُكُمْ نَذِيرٌ ﴿8﴾ قَالُوا بَلَى قَدْ جَاءَنَا نَذِيرٌ فَكَذَّبْنَا وَقُلْنَا مَا نَزَّلَ اللَّهُ مِن شَيْءٍ إِنْ أَنتُمْ إِلَّا فِي ضَلَلِ كَبِير (9) وَقَالُوا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ أَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِي أَصْدَابِ السَّعِيرِ ﴿10﴾ فَاعْتَرَفُوا بِذَنبِهِمْ فَسُدْقًا لِّأَصْدَابِ السَّعِيرِ ﴿11﴾ إِنَّ الَّـذِينَ يَخْشَـوْنَ رَبَّهُ م بِالْغَيْبِ بِ لَهُم مَّغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ كَبِيرٌ (12) وَأَسِرُ وا قَوْلَكُمْ أَو اجْهَرُوا بِـهِ إِنَّـهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ (13) أَلَا يَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ وَهُو اللَّطِيفُ الْخَبِرُ (14) هُو الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ ذَلُولًا فَامْشُ وا فِي مَنَاكِبِهَا وَكُلُ وا مِن رِّزْقِ بِ وَإِلَيْ بِ النُّشُ ورُ (15) ءَامِن تُم مَّن فِي السَّمَاءِ أَن يَخْسِ فَ بِكُمُ الْأَرْضَ فَإِذَا هِيَ تَمُورُ (16) أَمْ أَمِنتُم مَّن فِي السَّمَاءِ أَن يُرْسِلَ عَلَيْكُمْ حَاصِبًا فَسَتَعْلَمُونَ كَيْفَ نَـذِيرِ (17) وَلَقَـدْ كَـذَّبَ الَّـذِينَ مِـن قَـبْلِهِمْ فَكَيْـفَ كَـانَ نَكِيـرِ (18) أَوَلَـمْ يَـرَوْا إِلَـي الطَّيْـرِ فَـوْقَهُمْ صـَاقًاتٍ وَيَقْبِضْ نَ مَا يُمْسِكُهُنَّ إِلَّا الرَّحْمَنُ إِنَّـهُ بِكُلِّ شَيْءٍ بَصِيرٌ (19) أَمَّنْ هَذَا الَّذِي هُوَ جُندٌ لَّكُمْ يَنصُركُم مِّن دُونِ السرَّحْمَنِ إِنِ الْكَافِرُونَ إِلَّا فِي عُرُورِ ﴿20﴾ أَمَّنْ هَذَا الَّذِي يَرْزُقُكُمْ إِنْ أَمْسَكَ رِزْقَهُ بَل لَّجُوا فِي عُثُو وَنُفُور (21) أَفَمَن يَمْشِي مُكِبًّا عَلَى وَجْهِهِ أَهْدَى أَمَّن يَمْشِي سَويًّا عَلَى صِراطٍ مُسْتَقِيم (22) قُلْ هُوَ اللَّذِي أَنشَاكُمْ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَالْأَفْلِدَةَ قَلِيلًا مَّا تَشْكُرُونَ (23) قُلْ هُ وَ الَّذِي ذَرَأَكُمْ فِي الْأَرْضِ وَإِلَيْ لِهِ تُحْشَرُونَ (24) وَيَقُولُونَ مَتَى هَذَا الْوَعْدُ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ﴿25﴾ قُـلْ إِنَّمَا الْعِلْمُ عِندَ اللَّهِ وَإِنَّمَا أَنَا نَذِيرٌ مُّ بِينٌ ﴿26﴾ فَلَمَّا رَأَوْهُ زُلْفَةً سِينَتْ وُجُوهُ الَّذِينَ كَفَرُوا وَقِيلَ هَذَا الَّذِي كُنتُم بِهِ تَدَّعُونَ (27) قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَهْلَكَنِيَ اللَّهُ وَمَن مَّعِي أَوْ رَحِمَنَا فَمَن يُجِيرُ الْكَافِرِينَ مِنْ عَذَابِ أَلِيمِ (28) قُلْ هُوَ الرَّحْمَنُ آمَنًا بِهِ وَعَلَيْهِ تَوَكَّلْنَا فَسَتَعْلَمُونَ مَنْ هُوَ فِي ضَلَالٍ مُّبين (29) قُلْ أَرَ أَيْتُمْ إِنْ أَصْبَحَ مَاؤُكُمْ غَوْرًا فَمَن يَأْتِيكُم بِمَاءٍ مَّعِين (30)

ختم مجددیہ سِیماًسّهالرّحْمَزِالرّحیم

صلَّى اللهُ عَلَى حَبِيْبِهِ مُحَمَّدٍ وَّ اللهِ وَاصْحَابِهِ وَسَلَّمْ (سوم تبه)
لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ الْعَلِىَّ الْعَضِيْمِ (پاچُ سوم تبه)
صلَّى اللهُ عَلَى حَبِيْبِهِ مُحَمَّدٍ وَ اللهِ وَاصْحَابِهِ وَسَلَّمْ (سوم تبه)
اَسْتَغْفِرُ اللهُ رَبِّىْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَاتَوْبُ إِلَيْهِ (سوم تبه)

ختم خواجگان

صلَّى الله عَلَى حَبِيْبِهِ مُحَمَّدٍ وَّالِهِ وَاصْحَابِهِ وَسَلَّمْ

بسُّےمِٱللَّهِٱلرَّحْمَزَٱلرَّحِيےمِ

الْحَمْدُ للهِ رَبِّ الْعَلْمِيبِيِّنُ (١) السَّرِّحَمٰنِ السَّرِّحِيْمُ (٢) السَّرِّخِيْمُ (٢) السِّبِيِّنُ (٣) ايَّكَ نَعْبُدُ وَايَّكَ نَعْبُدُ وَايَّكَ نَسْتَعِيْنُ (٩) السِّرِ الْمُعْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِيْنَ (٧) صِرَاطَ الَّذِيْنَ الْعَمْتَ عَلَيْهِمْ (٤) عَيْرِ الْمُغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِيْنَ (٧)

صلَّى الله عَلَى حَبِيْبِهِ مُحَمَّدٍ وَّالِهِ وَاصْحَابِهِ وَسَلَّمْ

ختم شريف حضرت خضرعليه السلام

وَ أُفَوِّ ضُ أَمْرِى لِلَى اللهِ إِنَّ اللهَ بَصِيرُ ثُم بِالْعِبَادِ اور مِين اين بَدول كو نَاه ركن والا بـ

صَلَّى اللهُ عَلَى حَبِيْبِهِ مُحَمَّدِ وَالِهِ وَاصْحَابِهِ وَسَلَّمْ

خم شريف حضرت ابو بكر صديق رضى الله تعالى عنه

سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيْمِ

یاک ہے اللہ (ہر عیب سے)اور تعریفیں اس کے لیے ہے۔وہ پاک اور بزرگی والا ہے۔

صلَّى الله عَلَى حَبِيْبِهِ مُحَمَّدٍ وَّالِهِ وَاصْحَابِهِ وَسَلَّمْ

ختم ثريف اصحاب ثلاثه (حضرت عمر، عثمان، على) رض الله تعالى عنها

سُبْحَانَ اللَّهِ وَ الْحَمْدُ لِلَّهِ وَ لَا اللَّهَ إِلَّا اللَّهُ وَ اللَّهُ أَكْبَرُ

یاک ہے اللہ تعالیٰ تمام تعریفیں اسی کے لیے ہیں اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے۔

صلَّى الله عَلَى حَبِيبِهِ مُحَمَّدٍ وَّالِهِ وَاصْحَابِهِ وَسَلَّمْ

ختم شريف ح**ضرت اوليس قرنى** رضى الله تعالى عنه

حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ ﴿ نِعْمَ الْمُوْلَى وَ نِعْمَ النَّصِيْرُ

کافی ہے ہم کواللہ کیا خوب کار ساز ہے۔ کیا خوب آقااور کیا ہی خوب مدد گار۔

صَلَّى اللهُ عَلَى حَبِيْبِهِ مُحَمَّدٍ وَّالِهِ وَاصْحَابِهِ وَسَلَّمْ خَمْ خواجگان

(خواجه عبدالخالق غجدوانيٌّ تاشاهِ نقشبندٌ)

اَسْتَغْفِرُ اللهَ رَبِّيْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّ اَتُوْبُ إِ أَيْهِ

میں معافی مانگتا ہوں اللہ سے جومیر ارب ہے اور میں ہر گناہ سے توبہ کر تاہوں۔

صلَّى اللهُ عَلَى حَبِيْبِهِ مُحَمَّدٍ وَّ اللهِ وَاصْحَابِهِ وَسَلَّمْ

بسُمِ ٱللهِ ٱلرَّحْمَٰ ۗ ٱلرَّحِيمِ

أَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ۞ وَوَضَعْنَا عَنكَ وِزْرَكَ ۞ الَّذِي أَنقَضَ ظَهْرَكَ ۞ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ۞ فَإِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۞ فَإِذَا فَرَغْتَ فَانصَبْ ۞ وَإِلَى رَبِّكَ فَارْ غَبْ ۞ الْعُسْرِ يُسْرًا ۞ فَإِذَا فَرَغْتَ فَانصَبْ ۞ وَإِلَى رَبِّكَ فَارْ غَبْ ۞

بسُمِ ٱللهِ ٱلرَّحْمَرُ ٱلرَّحِيمِ

قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ۞ اللَّهُ الصَّمَدُ ۞ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ ۞ وَلَمْ يَكُن لَّهُ كُفُوا أَحَدٌ ۞

صلَّى اللهُ عَلَى حَبِيْبِهِ مُحَمَّدٍ وَّ اللهِ وَاصْحَابِهِ وَسَلَّمْ

ختمثريف حضرت شيخ عبدالقادر جبلاني رحته اللهعليه

حَسْئِنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ

کافی ہے ہم کواللہ۔ کیاخوب کارسازہے۔

صلَّى الله عَلَى حَبِيْبِهِ مُحَمَّدٍ وَّالِهِ وَاصْحَابِهِ وَسَلَّمْ

خم شريف حضرت خواجه بهاؤالد "ين شاونتشد"

اللَّهُمَّ بَيا خَفِيَّ اللُّطْفِ اَدْرِكْنَا بِلُطْفِكَ الْخَفِيّ

اے اللہ اے مخفی لطف و کرم فرمانے والے۔ ہمیں اپنے مخفی لطف و کرم سے نواز۔

صلَّى الله عَلَى حَبِيْبِهِ مُحَمَّدٍ وَّ اللهِ وَاصْحَابِهِ وَسَلَّمْ

ختم ثريف حضرت خواجه باقى بالتدرمة الدعليه

اللهُمَّ يَا بَا قِيْ اَنْتَ الْبَاقِيْ

اے اللہ اے ہمیشہ سے ہمیشہ تک باقی رہنے والے بیشک توہی باقی رہنے والاہے۔

صلَّى اللهُ عَلَى حَبِيْبِهِ مُحَمَّدٍ وَّالِهِ وَاصْحَابِهِ وَسَلَّمْ

فتم ثريف حضرت امام ربانى مجد والف ثانى رحمة الدعليه

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ

اور نہیں ہے کوئی طاقت اور کوئی قوت سوائے اللہ تعالیٰ کے۔

صلَّى الله عَلَى حَبِيْبِهِ مُحَمَّدِ وَّالِهِ وَاصْحَابِهِ وَسَلَّمْ ختم ثريف حضرت خواجه محمر معصوم سربهندي رمة الله عليه لاَّ إِلٰهَ إِلاَّ أَنتَ سُبْحَنَكَ إِنِّي كُنتُ مِنَ الظَّلِمِينَ (اے اللہ) تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو پاک ہے بیٹک میں ہی ظلم کرنے والوں سے ہوں۔ صلَّى الله عَلَى حَبِيْبِهِ مُحَمَّدٍ وَّالِهِ وَاصْحَابِهِ وَسَلَّمْ فتمثريف حضرت خواجه محمد باشم سمنكاني رمة اللهابيه اللُّهُمَّ يَا اَخْفَيَّ اللُّطْفِ اَدْر كْنَا بِلُطْفِكَ الْا خْفَى اے اللہ! اے بہت ہی زیادہ مخفی عنایات کرنے والے ہمیں بہت زیادہ مخفی عنایات سے نواز۔ صلَّى اللهُ عَلَى حَبِيْبِهِ مُحَمَّدٍ وَّ اللهِ وَ اصْحَابِهِ وَسَلَّمْ

نق شريف حضرت خواجه محمد لعل قند وزي مرظله العالي رَبّ ز دْنيْ علْماً

اے میرے رب میرے علم میں اضافہ فرما۔ صلَّى الله عَلَى حَبِيْبِهِ مُحَمَّدٍ وَّ اللهِ وَاصْحَابِهِ وَسَلَّمْ

دیگر اذ کار

اے ہمارے اللہ حاجتوں کو پورا کرنے والے اے ہمارے اللہ مشکلیں آسان کرنے والے اے جارہے اللہ مہمات میں کفایت کرنے والے اے ہمارے اللہ بلاؤں کو دور کرنے والے اے ہمارے اللہ بماروں کو شِفادیے والے اے ہارہے اللہ در جات کوبلند کرنے والے اے ہارہے اللہ دعائیں قبول کرنے والے اے جمارے اللہ گر اہوں کوہدایت دینے والے اے ہمارے اللہ خوف ذروں کو پناہ دینے والے اے **جارے اللہ** جیر انوں کوراہ سجھانے والے اے ہمارے اللہ گنہگاروں پررحم کرنے والے اے ہمارہے اللہ محنت کرنے والوں کو بہتر اجرت دینے والے

اللهُمَّ يَا قَاضِيَ الْحَاجَاتُ اللهُمَّ يَا اَحَلَّ الْمُشْكِلَات اللهُمَّ يَا كَافِيَ الْمُهمَّات اللهُمَّ يَا دَافِعَ الْبَلِيَّات اللهُمَّ يَا شَافِيَ الْأَمْرَ اص اللهُمَّ يَا رَافِعَ الْدَّرَاجَات اللهُمَّ يَا مُجِيْبَ الدَّعْوَات أَلَّهُمَّ يَا هَادِيَ الْمُضِلِّيْنِ الَّهُمَّ يَا اَمَانَ الْخَائِفِيْنِ اَلَّهُمَّ يَا دَلِيْلَ الْمُتَحَيِّرِيْن اللهُمَّ يَا رَاحِمَ الْعَا صِيِّيْن اللهُمَّ يَا اَجَارَ الْمُسْتَجِيرِيْن

اے ہمارے اللہ ہر مشکل کے آسان کرنے والے
اے ہمارے اللہ غرق ہونے والے کو نجات دینے والے
اے ہمارے اللہ ہلاک ہونے والے کو بچانے والے
اے ہمارے اللہ اسباب کو تیار کرنے والے
اے ہمارے اللہ (بند) در وازوں کو کھولنے والے
اے ہمارے اللہ بہترین مددگار
اے ہمارے اللہ بہترین فتح دینے والے
اے ہمارے اللہ بہترین فتح دینے والے
اے ہمارے اللہ بہترین فتح دینے والے
اے ہمارے اللہ مہر بانوں کے مہر بان اللہ

اللَّهُمَّ يَا مُيسِّرَ كُلِّ عَسِيْرِ اللَّهُمَّ يَا مُنْجِى الْغَرْقٰى اللَّهُمَّ يَا مُنْقِدَ الْهَلْكٰى اللَّهُمَّ يَا مُنْقِدَ الْهَلْكٰى اللَّهُمَّ يَا مُنْقِدَ الْهَلْكٰى اللَّهُمَّ يَا مُفَتِّحَ الْأَ بْوَابِ اللَّهُمَّ يَا خَيْرَ النَّاصِرِيْنِ اللَّهُمَّ يَا خَيْرَ النَّاصِرِيْنِ اللَّهُمَّ يَا خَيْرُ اللَّا رِقِيْنِ اللَّهُمَّ يَا خَيْرُ اللَّا رِقِيْنِ اللَّهُمَّ يَا خَيْرُ اللَّا رِقِيْنِ اللَّهُمَّ يَا خَيْرُ اللَّا ارِقِيْنِ اللَّهُمَّ يَا خَيْرُ اللَّا ارِقِيْنِ اللَّهُمَّ يَا اَرْحَمَ اللَّا احِمِيْنِ اللَّهُمَّ يَا اَرْحَمَ اللَّا عَرِيْنِ اللَّهُمَّ يَا اَرْحَمَ اللَّا عَمِيْنِ اللَّهُمَّ يَا اَكْرَامَ الْأَ كُرَمِيْنِ اللَّهُمَّ يَا اَكْرَامَ الْأَ كُرَمِيْنِ

يَاغِيَاتَ الْمُسْتَغِيْثِيْنَ اَغِثْنَا بِفَصْلِكَ وَ كَرَمِكَ يَا اَكْرَمَ الْأَكْرَمِيْنَ وَيَا اَرْحَمَ الْرَّاحِمِيْنَ

شجره مبارك سلسله عاليه نقشبنديه مجر "دبير

نقش چنال به بند که گویند نقشبند

ڈال مجھ آلو دہ عصیاں پہ رحمت کی نظر
فضل کار حمت کا بخشش کا عطاکا واسطہ
اور تیرے جو د و کرم کی انتہاکوئی نہیں
کچھ و سلے پیش کرتا ہوں سفارش کیلیے۔
فخر موجو دات شاہ دو سَراکے واسطے
راز دار خلوتِ بزم ازل کا واسطہ
عاشق و دلدادہ آئس پیمبر کے لیے
حضرت قاسم امام اولیاء کے واسطے
تو نجات دائمی کا مجھ کو در رہ بہا
ہو دعامقبول یارب اُن کے صدقے میں میری
اُن کا دامان مقد س اور میرا ہاتھ ہو
فواجہ محمود و وعزیزاں ماحب خلق نبی اُ

اے نقشبندعالم نقش مرابہ

بند

فضل کریار ب میرے حال زبوں پر رحم کر تجھ کو دیتا ہوں ترے جو د وسخاکا واسطہ تیری رحمت کے خزانے میں کمی کوئی نہیں میں کہوں ہوں جا خشش کیلیے۔
میں کہوں بے واسطہ کس منہ سے بخشش کیلیے۔
کر کرم ہم پر محمہ مصطفیٰ کے واسطے
اُس رسول بے نظیر و بے بدل کا واسطہ
رحم فر ما حضر سے صدیق اکبر مسلم کیلیے۔۔
کر امام جعفر صادق میں عطا
کر امام جعفر صادق میں عطا
بایزید و بوالحن آور ہوعلی قاریمہ کی
حشر کے دن بوسف ہمد انوی کی کا ساتھ ہو

مرشدان باصفاروش ضمير وباكمال محسن ملّت شهنشاه مظهر انوار موُ شاه بهاو آلدین شخی بر همت اُو آفریں دین احر گیر رہیں ثابت قدم مسکین کے حضرت خواجه زاہر ؓ اپنے دیں پناہ خواجه المُنَّكِيَّ وخواجه ما قي با اللهُّ كيلي⁻ رد نہیں تو نے کیا جس کا تبھی بھی واسطہ عشق احمه میں وہ فانی بھی ہیں اور ہاقی بھی بخش دے یا رب مجد " دالف ثانی کیلیے خواجه معصورةً مه سر هند شمّس العار فين خواجه اسلعيل ٌ اما م العار فين و اصفياء یا الٰہی لاج رکھ لے اُن کے صدقے میں میری واقف راہ حقیقت نقر کی حاتے پناہ حضرت مولا ناسمُس الحقِّ أما م الاا تقياء فضل سے اپنے عطاکر ہم کو بھی قلب سلیم د ھو جبین معصیت آلو دیسے داغ گناہ قبله عالم سمه: گانی خواجه باشم^{ره} یار سا قطب حق خواجه محمد لعل مير كاروال قلب صافی جن کا حُسن طور کا آتیز ہے حضرت صوفی الطاف حسین نقشیندی مجد ّ دی کا ہم گنهگاروں کو بخشش کا بہانہ مل گیا

شاه عبد الخالق ٌ و شاه عارف ٌ ربو گري محترم بابا ساسي سيّد مير كلال ْ صدر بزم نقشبندان عارف اسرار بمُو جن کا ہے پہلا قدم ہر منتہی کا آخریں یا الٰہی واسطے خواجہ علاق الدین کے حضرت يعقوب جرخي ٌ اور عبيد الله شاه ٌ بخش دے صدقے میں یارب خواجہ درویش کے يا اللي واسطه لا يا ہوں ميں اُس شاہ کا وہ تیرے محبوب کے محبوب بھی شید ابھی ہیں قطب حق قيوم مِلّت شيخ احره كيلي-معاف کر ساری خطائیں ازیئے قیوم دین نقشبند ثاني حضرت صبعت ُ اللهُ مُ إوفا آشائے سر حق حضرت غلام محمر ؓ ولی سيّد غلام محمر "اور صفى الله شاه " حضرت ميال ضاءالحق ٌ وحضرت شاه ضاءٌ ْ اِن بزر گوں پر ہوا بڑھ کر تیرا فضل عظیم ا زيئے شاہ رسول طالقانی ؓ یا خد ا واقف اسرار هوُ دانائے رمز لا اله ٰ کر عطار و شن ضمیری از طفیل نور جا ل جن کا سینہ دولت توحید کا گنجینہ ہے تا ابد سایہ رہے مرشد کا ہم یہ اے خدا جن کے صدیے ہم کو شغل ذکر و فکرت مل گیا

یاالہی سب دعائیں لطف سے مقبول ہوں جب چلیں دنیاسے تیری یاد میں مشغول ہوں

آستانه عاليه نقشبندييه مجددييه

مكان نمبر 74، گلى نمبر 3، على پارك، اٹارى سروبە، ناظم چوك، نزداعوان ماركيٹ مين بازار، فيروز پورروڈ، لاھور

www.sufias.org